SUN.23.August.2026
VOLUME:22 NO:197
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروزاتوار 23/اگست 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 197
9/ربیع الاول 1449ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

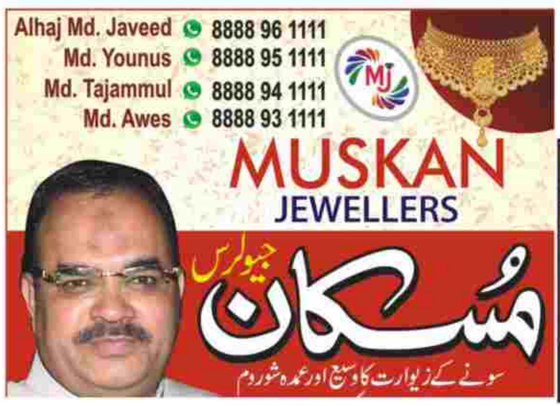

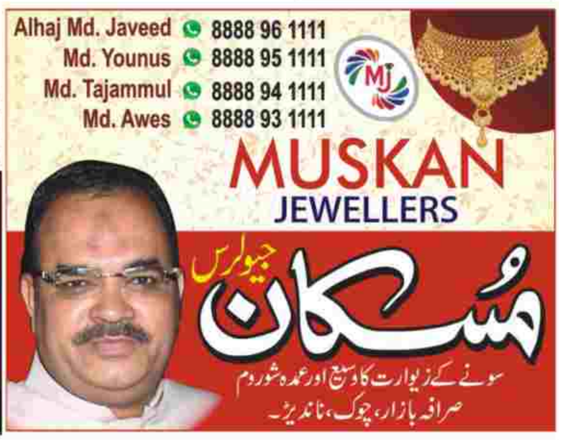

افغانستان نژاد خاتون عائشہ وہاب نے امریکہ میں رقم کی تاریخ

خصوصی ضمنی انتخاب میں جیت حاصل کی

کیلیفورنیا :(ایجنسیز) ’پروگریسیو ڈیموکریٹ‘ عائشہ وہاب نے 21 اگست کو بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔39 سالہ عائشہ نے کیلیفورنیا کے ایک خصوصی ضمنی انتخاب میں جیت حاصل کی ہے۔ وہ امریکی کانگریس کی پہلی افغانستان نژاد امریکی ممبر بن گئی ہیں۔انہوں نے اپنی ہی پارٹی کی میلیسا ہر عینڈز کو 1.53 فیصد ووٹوں سے شکست دی ہے۔ یہ سیٹ سابق کانگریسی ایرک سویل کی تھی۔ انہوں نے جنسی بدسلوکی کے الزام کی وجہ سے اپریل میں استعفیٰ دے دیا تھا۔ عائشہ جنوری تک اس عہدے پر فائز رہیں گی۔ عائشہ کو یہاں تک پہنچنے کے لیے بہت محنت کرنی پڑی۔ آیئے جانتے ہیں ان کا اب تک کا سفر کیسا رہا۔عائشہ کا بچپن بہت ہی مشکلات میں گزرا ہے۔ان کی پیدائش کوئنز میں ہوئی تھی۔ عائشہ وہاب بچپن ہی میں یتیم ہوگئی تھیں۔ان کے والد کو قتل کردیا گیا اور کچھ ہی عرصے بعد ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد کیلیفورنیا میں ’بے ایریا‘ کے ایک جوڑے نے انہیں گود لے لیا۔ انہوں نے پولیٹیکل سائنس میں ڈگری حاصل کی۔ پھر ایم بی اے اور سوشل ورک میں ڈاکٹریٹ کی تعلیم مکمل کی۔2011 میں انہیں ایک بار پھر مشکل دور سے گزرنا پڑا۔ ان کے خاندان کا گھر ضبط ہوگیا۔ مالی مشکلات بڑھ گئیں۔ ان کے والدین کا کاروبار بند ہوگیا۔ جنہوں نے گود لیا تھا، ان کی طبیعت خراب ہونے لگی اور عائشہ کی ملازمت بھی چلی گئی۔ اپنے علاقے میں رہنے سے قاصر ہونے کے بعد عائشہ اور ان کا خاندان ہیورڈ منتقل ہوگیا۔ یہاں انہوں نے کونسل کے اجلاسوں میں شرکت کرنا اور سستے مکانات کی فراہمی کے لیے آواز اٹھانا شروع کیا۔ عائشہ نے 2018 میں ہیورڈ سٹی کونسل کی نشست جیتی۔ انہوں نے سٹی کونسل میں کام کیا۔ سال 2022 میں وہ کیلیفورنیا کی اسٹیٹ لیجسلیچر کے لیے منتخب ہوئیں۔ ایسا کرنے والی وہ پہلی افغانستان نژاد امریکی اور پہلی مسلم خاتون بنیں۔ ان کی اس بڑی کامیابی کے پیچھے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انہوں نے کھلے طور پر بائیں بازو کے ایجنڈے پر انتخابی مہم چلائی تھی۔ ان کے ایجنڈے میں سب کے لیے میڈی کیئر، ارب پتیوں پر زیادہ ٹیکس، اسٹوڈنٹ لون معاف کرنا، مضبوط سماجی پروگرام اور کارپوریٹ طاقت کو کم کرنے والی پالیسیاں شامل تھیں۔

بار کونسل آف انڈیا کے چیئرمین منن کمار مشرا کی کرسی خطرے میں!

شریک چیئرمین نے مانگا استعفیٰ، 15 روز کا دیا الٹی میٹم

نئی دہلی: بار کونسل آف انڈیا (بی سی آئی) کے چیئرمین منن کمار مشرا کا نام ان دنوں سرخیوں میں ہے۔ اسی دوران بی سی آئی کے شریک چیئرمین اور سینئر ایڈوکیٹ وائی آر سداشیو ریڈی نے منن کمار مشرا کے استعفیٰ کا مطالبہ کردیا ہے۔ انہوں نے چیئرمین پر کئی الزامات عائد کیے ہیں۔ ساتھ ہی انہیں 15 روز کا الٹی میٹم بھی دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سداشیو ریڈی نے بی سی آئی کی قیادت سے اختلاف ظاہر کرتے ہوئے منن کمار مشرا سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کے مطابق بار کونسل بہتر کا حقدار ہے۔ انہوں نے منن مشرا کی قیادت میں کونسل کے کام کاج کے حوالے سے کئی سنگین الزامات عائد کیے اور سوالات اٹھائے ہیں۔ واضح رہے کہ سداشیو ریڈی نے چیئرمین منن مشرا کے استعفیٰ کے پیچھے 150 کروڑ روپے کا غلط استعمال، خاندان کے افراد کی تقرریاں اور ’نلسار‘ کے طلبہ کے خلاف غیر قانونی کارروائی جیسی وجوہات بتائی ہیں۔ ریڈی نے چیئرمین منن مشرا کو 6 صفحات پر مشتمل ایک خط لکھ کر ان سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے مشرا کو لکھا ہے کہ بار کونسل کا معیار برقرار رکھنے کے لیے انہیں استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ استعفیٰ کے لیے انہوں نے منن مشرا کو 15 روز کا وقت بھی دیا ہے۔

ترکستان کی جانب سے اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے خلاف

بین الاقوامی گرفتاری وارنٹ جاری، انٹرپول سے ’ریڈ نوٹس‘ کی درخواست

استنبول:(ایجنسیز) بین الاقوامی سطح پر ایک بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ ترکستان نے اسرائیل کے وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کے خلاف بین الاقوامی گرفتاری وارنٹ جاری کردیا ہے۔ ترکستان کے وزیر انصاف اکین گرلیک نے اس اقدام کا اعلان کیا ہے۔ ترکستان کا کہنا ہے کہ غزہ جانے والے انسانی حقوق کے کارکنوں کے قافلے کو اسرائیلی فوج نے روک دیا تھا، جس کے بعد ترکستان نے اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے نیتن یاہو کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کیا۔

کیا ہے معاملہ؟:اس معاملے میں ترکستان نے انٹرپول سے ریڈ نوٹس جاری کرنے کی بھی درخواست کی ہے۔ ترکستان کی جانب سے غزہ پٹی کے لیے امداد بھیجی جارہی تھی۔ اسی دوران اسرائیلی فوج نے ان بحری جہازوں کو روک دیا جو بحری ناکہ بندی توڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ترکستان نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیلی بحریہ نے بین الاقوامی کارکنوں کو حراست میں لیا۔ اس معاملے میں ترکستان کے سرکاری وکلا نے فوجداری کارروائی بھی شروع کی تھی۔

ترکستان کے الزامات کیا ہیں؟

موصولہ مزید اطلاعات کے مطابق، استنبول کے سرکاری وکلا کے دفتر نے نیتن یاہو اور کارروائی کی منظوری دینے والے دیگر حکام کے خلاف نسل کشی، انسانیت کے خلاف جرائم، آزادی سے محروم کرنے اور جسمانی نقصان پہنچانے جیسے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ترکستان اس سے قبل بھی اسرائیلی فوج پر بین الاقوامی پانیوں میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور لوگوں کو غیر قانونی طور پر حراست میں لینے کے الزامات عائد کرچکا ہے۔ موجودہ کارروائی کو اسی سلسلے میں ایک بڑا اقدام قرار دیا جارہا ہے۔

اسرائیل کی وضاحت

دوسری جانب اسرائیل نے ترکستان کے تمام الزامات کو مسترد کردیا ہے۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ بحری ناکہ بندی اور کی جانے والی کارروائی قانونی ہے۔ نیتن یاہو کے خلاف گرفتاری وارنٹ کے اعلان کے بعد اسرائیل اور ترکستان کے درمیان پہلے سے موجود کشیدگی میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔

پٹرول 340 روپے کے پار اور ڈیزل 368 روپے لیٹر

پاکستانی عوام خون کے آنسو رونے پر مجبور!

اسلام آباد: بڑ (ایجنسیز) بڑھتی مہنگائی کے درمیان پاکستان کی عوام کو مزید ایک شدید جھٹکا لگا ہے۔ پاکستان میں 22 اگست سے پٹرول 3.81 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل 3.59 روپے فی لیٹر مہنگا ہوگیا ہے۔ ظاہر ہے ایندھن پر بڑھی اس مہنگائی کا اثر ضروری اشیا پر بھی پڑے گا۔ یعنی پاکستانی عوام بڑھتی مہنگائی میں خون کے آنسو رونے پر مجبور ہیں۔ دی گئی جانکاری کے مطابق آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (او جی آر اے) کی جانب سے جاری کی گئی یہ نئی قیمتیں 24 اگست 2026 تک نافذ رہیں گی۔ بہرحال، پٹرول کی قیمت میں 3.81 روپے فی لیٹر اضافے کے بعد اب اس کی نئی قیمت 341.59 پاکستانی روپے ہوگئی ہے۔ اسی طرح ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 3.59 روپے فی لیٹر کے اضافے کے بعد اب 368.29 پاکستانی روپے فی لیٹر ہوگیا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے شہباز حکومت نے قیمتوں میں یہ اضافہ کیا ہے۔ پاکستان میں اس سے پہلے 21 اگست کو ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا تھا۔ اس وقت پٹرول 27 پیسے اور ڈیزل 1.64 روپے مہنگا ہوا تھا۔ پیٹرولیم ڈویژن کی اطلاع کے مطابق پاکستان میں حکومت عوام سے پٹرول پر 114 روپے فی لیٹر اور ڈیزل پر 100 روپے فی لیٹر ٹیکس اور لیوی وصول کر رہی ہے۔ ملک میں ایندھن کی مسلسل بڑھتی قیمتوں کے باعث لاجسٹکس پر خرچ بڑھ رہا ہے، پبلک ٹرانسپورٹ کا کرایہ بڑھ گیا ہے، ٹرانسپورٹیشن مہنگی ہونے سے روزمرہ کی اشیا بھی مہنگی ہوتی جارہی ہیں۔ اس سے عام عوام کا جینا محال ہوگیا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں بڑھتے تناؤ اور بین الاقوامی بازار میں خام تیل کی قیمتوں میں بھاری اتار چڑھاؤ کے پیش نظر پاکستان میں حکومت نے ہر 15 دن کے وقفے سے کی جانے والی قیمتوں کے جائزے کا سلسلہ ختم کردیا ہے۔ پٹرولیم وزیر علی پرویز ملک نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان میں ایندھن کی قیمتیں اب روزانہ کی بنیاد پر طے کی جارہی ہیں۔

بالی ووڈ کی معروف اداکارہ پونم ڈھلوں اسپتال میں داخل، اداکارہ نے خود دی صحت سے متعلق اپڈیٹ

ممبئی: بالی ووڈ کی معروف اداکارہ اور سینی اینڈ ٹی وی آرٹسٹس ایسوسی ایشن (سی آئی این ٹی اے اے) کی صدر پونم ڈھلوں ان دنوں ادارے میں جاری تنازعات کی وجہ سے سرخیوں میں ہیں۔ اسی دوران پونم ڈھلوں سے متعلق ایک بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ انہیں ڈینگو ہوگیا ہے، جس کی وجہ سے انہیں ممبئی کے لیلاوتی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ معروف فلمی صحافی وکی لالوانی نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں پونم ڈھلوں کی صحت سے متعلق تازہ معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے صبح پونم ڈھلوں سے میسج کے ذریعہ ان کی طبیعت کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ اداکارہ نے وکی کو اپنی صحت کے بارے میں بتایا کہ اب وہ پہلے سے بہتر ہیں اور صحت یاب ہورہی ہیں۔ فی الحال وہ اسپتال میں ہیں اور ڈاکٹر ان کا علاج کررہے ہیں۔ پونم ڈھلوں کے اسپتال میں داخل ہونے کی خبر سامنے آنے کے بعد سے ہی ان کے مداح اور چاہنے والے سوشل میڈیا پر ان کی جلد صحت یابی کی دعا کررہے ہیں۔

این ٹی اے کو پھر طلبا کی ناراضگی کا سامنا

جے پور سنٹر پر بجلی کٹنے کے سبب چھوٹ گیا امتحان

جے پور:(ایجنسیز) یہاں کے شری ستیہ سائی کالج میں آل انڈیا آیوش پی جی انٹرنس امتحان کے دوران بجلی کٹنے سے زبردست ہنگامہ مچ گیا۔ این ٹی اے کی جانب سے منعقد کیے گئے آن لائن امتحان کے دوران بجلی کٹنے کے سبب کچھ امیدوار پرچہ درمیان میں چھوڑ کر باہر آگئے اور این ٹی اے کے خلاف اپنی ناراضگی ظاہر کی۔ بعد میں این ٹی اے کی جانب سے ان طلبا کے لیے دوبارہ امتحان منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جن کا امتحان چھوٹ گیا ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ پہلی شفٹ کا امتحان صبح 10 بجے سے 12 بجے تک ہونا تھا، لیکن 15.10 بجے ہی بجلی گل ہوگئی۔ بجلی نہ آنے کی وجہ سے امتحان متاثر ہوا۔ پہلی شفٹ میں بجلی کٹنے کے باوجود انتظامات درست نہیں ہو سکے، جس کا اثر دوسری شفٹ کے امتحان پر بھی پڑا۔ دوسری شفٹ میں بھی بڑی لاپروائی دیکھنے کو ملی۔ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے آن لائن امتحان وقت پر شروع نہیں ہوسکا۔ امیدواروں کی انٹری دوپہر 1 بجے سے 30.2 بجے تک ہونی تھی، لیکن تقریباً 3 بجے تک بھی امیدوار باہر بیٹھے رہے۔ حیرت کی بات یہ رہی کہ بجلی کٹنے پر کالج کے جنریٹر کو چلانے کی کوشش کی گئی، لیکن اس میں ڈیزل نہیں تھا۔ اس کے بعد دوسرا جنریٹر منگوایا گیا، لیکن وہ بھی تکنیکی وجوہات کی بنا پر شروع نہیں ہوسکا۔ پھر تیسرا جنریٹر منگوایا گیا، لیکن اس سے بھی کافی دیر تک بجلی کی سپلائی شروع نہیں ہو سکی۔ ان ہنگاموں کے درمیان این ٹی اے نے شری ستیہ سائی پی جی کالج میں بجلی گل ہونے سے متاثر ہونے والے امیدواروں کا دوبارہ امتحان کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

’طلبہ کی گونج‘ کی آواز مہاراشٹر بھر میں پھنچی

راہل گاندھی کا پونے میں لڑکیوں سے مکالمہ

ممبئی/پونے: راہل گاندھی کا ’طلبہ کی گونج‘ کا ملک میں چوتھا پروگرام پونے میں ہزاروں لڑکیوں کی موجودگی میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منعقد ہوا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے راہل گاندھی کے پروگرام کو کامیاب نہ ہونے دینے کے لیے کئی طرح کی رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ پروگرام میں شرکت نہ کرنے کے لیے لڑکیوں کو دھمکیاں دی گئیں، پرتشدد واقعات کرائے گئے اور پروگرام کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی، اس کے باوجود ’طلبہ کی گونج‘ پروگرام کو زبردست عوامی ردعمل ملا۔ بی جے پی راہل گاندھی سے خوفزدہ ہے، اسی لیے ان کے پروگرام میں رکاوٹیں پیدا کی گئیں، لیکن بی جے پی کے منہ پر طمانچہ مارتے ہوئے ’طلبہ کی گونج‘ پروگرام انتہائی کامیاب رہا۔ راہل گاندھی دوپہر میں پونے پہنچے، اس موقع پر پردیش کانگریس کے صدر ہرش وردھن سپکال، قانون ساز پارٹی کے رہنما وجے وڈیٹیوار، قانون ساز کونسل میں پارٹی کے گروپ لیڈر ستیج پاٹل، سینئر رہنما بالا صاحب تھورات، نسیم خان، یشومتی ٹھاکر سمیت دیگر رہنماؤں اور عہدیداران نے ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد شام کو راہل گاندھی نے ’طلبہ کی گونج‘ پروگرام میں لڑکیوں سے گفتگو کی اور ان کے سوالات، مسائل اور مشکلات کو جانا۔ بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سے وابستہ لوگ اس ذہنیت کے حامل ہیں کہ لڑکیاں اور خواتین پنجرے میں ہی قید رہیں، لیکن ہمیں ایسا ہندوستان نہیں چاہیے۔ ہمیں ایسا نظام چاہیے جہاں ہر شخص کے ساتھ عزت سے پیش آیا جائے۔ خواتین کو دبائے رکھنے کی ذہنیت ’منوسمرتی‘ سے آئی ہے اور آج ہماری لڑائی اسی ذہنیت کے خلاف ہے، یہ سخت حملہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے پونے کے ’طلبہ کی گونج‘ پروگرام میں کیا۔ اس موقع پر راہل گاندھی نے ملک میں خواتین کی صورتحال پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ان کے حقوق سلب کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہزاروں برس سے ملک میں خواتین کو ان کے حقوق اور اختیارات سے محروم رکھا گیا ہے۔ منوسمرتی کہتی ہے کہ خواتین کو آزاد نہیں ہونا چاہیے، لیکن خواتین کو آزادی دی جانی چاہیے، اسی میں بڑی طاقت ہے۔ خواتین کو اپنے پیروں پر کھڑے ہوکر اپنی شناخت بنانی چاہیے۔ لڑکی کا اپنے والد، بھائی، شوہر یا بیٹے سے رشتہ ہوسکتا ہے، لیکن وہ ان کی ملکیت نہیں ہیں، وہ اپنی ذات میں مکمل طور پر اپنی ہیں، یہ بات لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہی۔ راہل گاندھی نے مزید کہا کہ سماج میں خواتین کو ترقی کرنے سے روکنے کے لیے تشدد کا استعمال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس تشدد کی تین اقسام ہیں۔ جسمانی تشدد جس کے ذریعے ہر سال 5.4 لاکھ مادہ جنین کے اسقاطِ حمل کیے جاتے ہیں۔ 80 فیصد خواتین کو ہراسانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ 29 فیصد خواتین جسمانی تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ 6 فیصد خواتین کے ساتھ عصمت دری ہوتی ہے۔ مواقع سے محروم کرنے والا تشدد جس کے ذریعے تحفظ کے نام پر 50 فیصد خواتین کو تعلیم یا روزگار کے مواقع سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اقتصادی تشدد جس کے ذریعے محفوظ سفر کے نام پر ہر سال اضافی 500,17 روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ ملک میں خواتین کو مختلف طریقوں سے قابو میں رکھا جاتا ہے۔ نقل و حرکت اور آزادانہ آمدورفت کی آزادی: 60 فیصد خواتین اکیلے گھر سے باہر نہیں جاسکتیں۔ فیصلے کی آزادی/انتخاب: 45 فیصد خواتین کو شادی یا گھریلو ذمہ داریوں کے باعث تعلیم یا کام چھوڑنا پڑتا ہے۔ اقتصادی حقوق: صرف 8 فیصد خواتین کے پاس زمین کی ملکیت کے حقوق ہیں۔ ہمارے ملک میں بے عزتی یا توہین کی مختلف شکلیں نظر آتی ہیں۔ سماجی بدنامی کے خوف سے جنسی تشدد کے 99 فیصد واقعات درج ہی نہیں کیے جاتے۔ 84 فیصد خواتین کو ملازمت کرنے کے لیے اپنے خاندان کی اجازت لینی پڑتی ہے۔ مردوں کے مقابلے میں خواتین کی آمدنی 25 فیصد کم ہوتی ہے اور انہیں آسانی سے ترقی بھی نہیں ملتی۔ راہل گاندھی نے کہا جب میں مردوں سے بات کرتا ہوں تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خواتین کو اکثر صرف تین ہی دائروں میں دیکھا جاتا ہے: بیٹی، بیوی یا ماں۔ ان میں سے کسی بھی کردار میں کوئی برائی نہیں ہے، لیکن یہ ان کی واحد شناخت نہیں ہوسکتی۔ خواتین پیشہ ور، کھلاڑی، رہنما، تخلیق کار، کاروباری اور کئی دیگر کردار ادا کرنے والی ہوتی ہیں۔ اس کے باوجود اکثر ان کی شناخت صرف کسی مرد کے ساتھ ان کے رشتے کی بنیاد پر ہی طے کی جاتی ہے۔

100 سال میں بدترین صورتحال کا خدشہ،

بھارت میں ہاہاکار کا اندیشہ

موسمیاتی ماہرین کی تشویشناک پیش گوئی

ممبئی: ال نینو کے حوالے سے جاری کیے گئے انتباہ نے تشویش میں اضافہ کردیا ہے۔ موسمیاتی ماہرین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ال نینو شدید اثرات مرتب کرسکتا ہے، جس کا سب سے زیادہ اور بڑا خطرہ بھارت کو لاحق ہوسکتا ہے۔ برطانیہ کے محکمۂ موسمیات کی جانب سے بھی اس حوالے سے انتباہ جاری کیے جانے کی اطلاعات ہیں۔ ماہرین کے مطابق 2027 میں ال نینو کے باعث 2024 جیسی شدید گرمی کی صورتحال دوبارہ پیدا ہوسکتی ہے، بلکہ بعض حالات میں اس سے بھی زیادہ شدت دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ ال نینو کا براہ راست اثر مون سون کی بارشوں پر پڑنے کا خدشہ ہے، جس سے بھارت میں زراعت اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ درجۂ حرارت میں معمول سے تقریباً 3 ڈگری سیلسیس تک اضافہ ہونے کا امکان بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق بحرالکاہل میں سمندری درجۂ حرارت میں اضافے کے باعث ال نینو کی صورتحال مضبوط ہوسکتی ہے۔ اگر یہ صورتحال برقرار رہی تو دنیا کے مختلف حصوں میں موسم کے معمولات متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ال نینو کا اثر تقریباً 9 ماہ سے ایک سال تک برقرار رہ سکتا ہے۔ 2024 میں بھارت سمیت دنیا کے کئی حصوں میں شدید گرمی ریکارڈ کی گئی تھی۔ اب خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ 2027 میں اس سے بھی زیادہ شدید گرمی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ شدید گرمی کے ساتھ ساتھ کم بارش، خشک سالی اور زرعی پیداوار میں کمی جیسے مسائل بھی پیدا ہوسکتے ہیں۔ ال نینو کا اثر مون سون پر بھی پڑنے کا امکان ہے۔ بھارت میں عام طور پر سالانہ بارش کا تقریباً 90 فیصد حصہ مون سون کے دوران حاصل ہوتا ہے۔ تاہم حالیہ برسوں میں بارش کے پیٹرن میں تبدیلی دیکھی جارہی ہے۔ رواں سال جون میں توقع کے مطابق بارش نہیں ہوئی، جبکہ جولائی میں اچھی بارش ریکارڈ کی گئی۔ اگست میں بھی کئی علاقوں میں بارش تسلی بخش نہ ہونے کی شکایات سامنے آرہی ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگر ال نینو کے باعث مون سون کمزور ہوا اور درجۂ حرارت میں غیر معمولی اضافہ ہوا تو اس کا براہِ راست اثر بھارت کی زراعت پر پڑسکتا ہے۔ فصلوں کی پیداوار متاثر ہونے کی صورت میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ اور مہنگائی کا دباؤ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ تاہم 2027 کے موسم اور ال نینو کی شدت کے بارے میں حتمی صورتحال آنے والے مہینوں میں زیادہ واضح ہوگی۔ موجودہ پیش گوئیوں کو موسمیاتی ماڈلز کی بنیاد پر ایک ممکنہ خطرے کے طور پر دیکھا جارہا ہے، نہ کہ یقینی صورتحال کے طور پر۔

بغیر لائسنس دیسی ساختہ پستول اور زندہ کارتوس ضبط

تین افراد کے خلاف مقدمہ درج، مقامی جرائم شاخ ناندیڑ کی کارروائی

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی طور پر آتشیں اسلحہ رکھنے والے افراد کے خلاف پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کے احکامات پر خصوصی مہم جاری ہے۔ اسی مہم کے تحت مقامی جرائم شاخ کی ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے دو افراد کو حراست میں لیا اور ان کے قبضے سے ایک دیسی ساختہ پستول اور ایک زندہ کارتوس ضبط کیا۔ 21 اگست 2026 کو مقامی جرائم شاخ کے پولیس سب انسپکٹر مہیش کورے اور ان کی ٹیم غیر قانونی اسلحہ رکھنے والے افراد کی تلاش میں ناندیڑ شہر میں گشت کر رہی تھی۔ اسی دوران خفیہ اطلاع ملی کہ ناندیڑ شہر کے نواگھاٹ علاقے میں ورزش گاہ کے قریب سڑک پر دو مشتبہ افراد گھوم رہے ہیں۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد مقامی جرائم شاخ کی ٹیم نے فوری طور پر موقع پر پہنچ کر دونوں مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ان کی شناخت محمد فیاض عبدالرؤف، عمر 29 سال، ساکن احمد نگر گولڈن بیکری، دیگلور ناکہ، ناندیڑ، اور محمد سمیر محمد طاہر انصاری، عمر 26 سال، ساکن جی ایم کالونی، دولہے شاہ رحمان نگر، ناندیڑ کے طور پر ہوئی۔ تلاشی کے دوران محمد فیاض عبدالرؤف کے پینٹ کی جیب میں چھپا کر رکھا گیا لوہے کا دیسی ساختہ پستول برآمد ہوا، جس کی اندازاً قیمت 30 ہزار روپے ہے۔ پستول کے میگزین میں ایک زندہ کارتوس بھی ملا، جس کی اندازاً قیمت 2 ہزار روپے ہے۔ پنچوں کی موجودگی میں مجموعی طور پر 32 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ تحقیقات میں معلوم ہوا کہ مذکورہ پستول، میگزین اور کارتوس رکھنے کے لیے ملزم کے پاس کوئی قانونی لائسنس موجود نہیں تھا۔ ابتدائی پوچھ گچھ میں یہ بھی سامنے آیا کہ مذکورہ دیسی ساختہ پستول ناندیڑ کے دیگلور ناکہ علاقے کے رہائشی پرویز بیگ حاجی بیگ سے خریدا گیا تھا۔ پرویز بیگ فی الحال فرار ہے اور پولیس اس کی تلاش کر رہی ہے۔ اس معاملے میں مذکورہ ملزمان کے خلاف پولیس اسٹیشن اتوارہ میں جرم نمبر 2026/281 کے تحت بھارتی اسلحہ قانون کی دفعہ 3/25 کے مطابق مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کے احکامات پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو اور مقامی جرائم شاخ کے پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے کی رہنمائی میں پولیس سب انسپکٹر مہیش کورے اور ان کی ٹیم کے ارکان شری رام داسرے، سنگھ رتن گائیکواڑ، مادھو مانے، منوج راٹھوڑ، سدھاکر دیوکٹے اور مہیش بڈگو نے انجام دی۔

روزنامہ ورقِ تازہ

حالاتِ حاضرہ

दैनिक वरक-ए-ताजा

23 August 2026

ورقِ تازہ

23 August 2026 اداریہ

قانون کے محافظوں کی بے حسی!

جمہوری ریاستوں میں انصاف کا حصول ہر شہری کا بنیادی اور آئینی حق ہوتا ہے۔ جب کوئی ریاست اپنے ہی شہریوں کی دادرسی سے منہ موڑ لے، تو وہ جمہوری کم اور استبدادی زیادہ نظر آنے لگتی ہے۔ قانون کا دروازہ کھٹکھٹانا کوئی جرم نہیں، مگر جب محافظ ہی مظلوم کی آواز سننے سے انکار کر دیں، تو نظام کی بنیادیں ہلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ملک کے دارالحکومت میں حال ہی میں رونما ہونے والا ایک واقعہ اسی انتظامی بے حسی کی ایک واضح اور شرمناک تصویر پیش کرتا ہے۔ ۲۰/جولائی کو ایک احتجاج کے دوران ۱۹/سالہ نوجوان ساحل لوچب جس طرح پولیس کی کارروائی کا نشانہ بنا، وہ ریاستی طاقت کے بے دریغ استعمال کی ایک ہولناک مثال ہے۔ ایک نوجوان کی زندگی کو جس بے دردی سے خطرے میں ڈالا گیا، وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے طریقہ کار پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ اس نوجوان کے زخموں کی نوعیت اس قدر سنگین ہے کہ وہ عمر بھر کی معذوری کے دہانے پر کھڑا ہے۔ پیلٹ گن کے چھروں نے نہ صرف اس کی ایک آنکھ کی بینائی چھن جانے کا خطرہ پیدا کر دیا ہے، بلکہ کچھ چھرے اس کے دل کے انتہائی قریب پیوست ہو چکے ہیں۔ طبی ماہرین کے مطابق ان چھروں کو نکالنے کی کوشش براہ راست اس کی جان کے لیے لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لرزہ خیز واقعے کے بعد کا مرحلہ اس سے بھی زیادہ اذیت ناک رہا۔ ایک بے بس اور لاچار ماں اگست کے وسط سے ایک تھانے سے دوسرے تھانے کے چکر کاٹتی رہی، مگر قانون کے محافظوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ یہ ایک عام شہری کی وہ بے بسی ہے جو اسے اپنے ہی ملک میں تیسرے درجے کا شہری ہونے کا احساس دلاتی ہے۔ اس جمود اور انتظامی جبر کو توڑنے کے لیے جب حزب اختلاف کے قائد نے سڑک پر اترنے کا فیصلہ کیا، تو اقتدار کے ایوانوں میں ارتعاش پیدا ہونا لازمی تھا۔ اپوزیشن لیڈر کا متاثرہ خاندان کے ہمراہ براہ راست پولیس اسٹیشن پہنچنا اور مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کرنا دراصل اس خستہ حال نظام کو آئینہ دکھانے کے مترادف تھا۔ مندر مارگ پولیس اسٹیشن سے شروع ہونے والی یہ جدوجہد پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن تک پہنچی۔ ضلعی سطح کے اعلیٰ پولیس افسران سے ہونے والی طویل بات چیت کے باوجود جب کوئی نتیجہ نہیں نکلا، تو یہ بات کھل کر سامنے آ گئی کہ رکاوٹ قانون میں نہیں، بلکہ اس نادیدہ دباؤ میں ہے جسے عام زبان میں "اوپر کے احکامات" کہا جاتا ہے۔ تھانے کے باہر دیا جانے والا چھ گھنٹے طویل دھرنا محض ایک سیاسی احتجاج نہیں تھا، بلکہ یہ اس بات کا اعلان تھا کہ انصاف کے حصول تک کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ حزب اختلاف کے رہنما کا یہ انتباہ کہ وہ ایف آئی آر کے اندراج تک چھ ماہ بھی وہیں بیٹھے رہ سکتے ہیں، انتظامیہ کے اعصاب شکن امتحان کا نقطہ عروج تھا۔ اس احتجاج میں کانگریس کے دیگر سرکردہ رہنماؤں کی شمولیت نے دباؤ میں مزید اضافہ کیا۔ اس ثابت قدمی اور دباؤ کے نتیجے میں بالآخر چھ گھنٹے بعد وہ انتظامیہ جو کسی کی سننے کو تیار نہیں تھی، گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی۔ یہ جمہوریت کی وہ طاقت ہے جو کسی بھی آمرانہ سوچ کو شکست دے سکتی ہے۔ اس دباؤ کے تحت پولیس کو بھارتیہ نیا سمیتا کی انتہائی سخت دفعات کے تحت مقدمہ درج کرنا پڑا۔ دفعہ ایک سو اٹھارہ اور پچیس کے تحت درج ہونے والی اس ایف آئی آر میں خطرناک ہتھیاروں سے جان بوجھ کر شدید چوٹ پہنچانے اور انسانی زندگی کو خطرے میں ڈالنے کے جرائم شامل ہیں۔ یہ متاثرہ خاندان کے لیے انصاف کی جانب اٹھنے والا پہلا اور انتہائی اہم قدم ہے۔

اس قانونی اور سیاسی لڑائی میں نوجوان وکیل سواتی کھنہ کی موجودگی بھی خاص اہمیت کی حامل ہے۔ شہریت ترمیمی قانون کے خلاف تحریکوں اور انسانی حقوق کے سنگین مقدمات میں کامیابی حاصل کرنے والی اس قانون دان کی شمولیت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اب یہ معاملہ قانونی طور پر بھی پوری طاقت سے لڑا جائے گا۔ اس پورے واقعے پر حکمران جماعت کا ردعمل ان کی شدید بوکھلاہٹ کو ظاہر کرتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ایک نوجوان پر ہونے والے ظلم کی تحقیقات کی بات کی جاتی، چار سے زائد مرکزی وزراء اور اعلیٰ رہنماؤں کو حزب اختلاف پر جوابی حملے کے لیے میدان میں اتار دیا گیا۔ یہ طریقہ کار اصل مدعے سے عوام کی توجہ ہٹانے کی ایک سوچی سمجھی کوشش ہے۔ حکومتی رہنماؤں کی جانب سے اس احتجاج کو انارکی، دکھاوا اور سیاسی ڈرامہ قرار دینا دراصل ان کی اخلاقی شکست کو ظاہر کرتا ہے۔ دھرنے کے دوران ٹافیاں کھانے جیسی غیر متعلقہ اور سطحی باتوں کو بنیاد بنا کر تنقید کرنا بتاتا ہے کہ ان کے پاس دفاع کے لیے کوئی ٹھوس اور منطقی دلیل سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ اس تمام تر حکومتی شور شرابے میں سب سے حیران کن امر متعلقہ وزارت کی مکمل خاموشی ہے۔ جس وزارت کے براہ راست ماتحت دارالحکومت کی پولیس کام کرتی ہے، اس کے سربراہ کا منظر عام سے غائب رہنا اور دیگر وزراء کو ڈھال کے طور پر استعمال کرنا بے شمار سوالات کو جنم دیتا ہے۔ کانگریس ترجمان کا یہ سوال بالکل بجا ہے کہ جب ذمہ داری ایک مخصوص وزارت کی ہے، تو جوابدہی سے کیوں فرار اختیار کیا جا رہا ہے۔ یہ واقعہ ہمارے ریاستی اور انتظامی ڈھانچے کی ایک انتہائی خوفناک تصویر پیش کرتا ہے۔ اگر دارالحکومت کے مرکز میں ایک سنگین جرم کی محض ابتدائی معلوماتی رپورٹ درج کرانے کے لیے ملک کے سب سے بڑے اپوزیشن لیڈر کو چھ گھنٹے سڑک پر بیٹھنا پڑے، تو ایک غریب، ان پڑھ اور بے وسیلہ شہری کے لیے اس نظام میں انصاف کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟ مقدمے کا اندراج بلاشبہ ایک بڑی کامیابی ہے، لیکن یہ منزل نہیں بلکہ ایک کٹھن سفر کا آغاز ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس مقدمے کی تفتیش شفاف اور غیر جانبدارانہ انداز میں آگے بڑھتی ہے، یا پھر بیوروکریسی کے پیچیدہ جال میں الجھ کر ایک بار پھر اقتدار کے ایوانوں کی نذر ہو جاتی ہے۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ جس نے بھی قانون کو ہاتھ میں لیا ہے، اسے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔

نئی نسل کی دینی و تعلیمی بیداری اور ہماری ذمہ داریاں جمعیۃ علماء بھیونڈی مغرب کا فکر انگیز اجلاس

بھیونڈی: ۲۲/اگست 2026 (پریس ریلیز) قرآن کریم، نماز، روزہ، عقائد اور ضروری مسائل سے واقفیت پیدا کرنے، حفظ اور قرآن کریم کو سمجھنے کا شوق پیدا کرنے، نئی نسل کے ایمان وعقیدہ کو درست اور مضبوط بنیاد فراہم کرنے، والدین میں دینی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے، ہر محلے اور بستی میں بچوں کے لیے دینی تعلیم کا باقاعدہ انتظام کرنے، نوجوان نسل کی فکری و اخلاقی حفاظت اور غلط نظریات، بے راہ روی اور غیر اسلامی تہذیبی اثرات سے بچانے کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت پر یکم اگست سے 30/اگست تک صوبائی سطح پر دینی تعلیمی بیداری مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی بات کل گذشتہ جمعیۃ علماء بھیونڈی مغرب کے زیرِ اہتمام "نئی نسل کی دینی و تعلیمی بیداری اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان سے ایک عظیم الشان اجلاسِ عام مسجدِ اقصیٰ، پترے والی مسجد، درگاہ روڈ، بھیونڈی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا مفتی سید محمد حذیفہ صاحب قاسمی، صدر جمعیۃ علماء ضلع تھانہ و ناظم تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے فرمائی۔ پروگرام کی نظامت حضرت مولانا محمد کاشف صاحب قاسمی، استاذ مدرسہ وصیۃ العلوم بھیونڈی و امام وخطیب سونا پور مسجد، بھیونڈی نے فرمائی، جبکہ تلاوتِ کلامِ پاک حضرت مولانا قاری محمد اظہر صاحب قاسمی، استاذِ قرأت مدرسہ ارقم، کھاڑی پاڑ، بھیونڈی نے پیش کی۔ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ حضرت مولانا محمد ساجد صاحب قاسمی نے پیش کی۔ اجلاس میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے حضرت مولانا مفتی محمد احمد صاحب قاسمی مدظلہ العالی، جانشین حضرت مولانا محمد ارشاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، خلیفہ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور بانی و مہتمم المعہد العلمی الاسلامی دیوبند نے شرکت فرمائی اور اپنے خطاب میں نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیتے ہوئے والدین کو متوجہ کیا کہ آج ہماری توجہ کا سب سے بڑا مرکز بچے اور نئی نسل ہونی چاہیے۔ اگر بچوں کی دینی بنیاد مضبوط نہ کی گئی تو صرف دنیاوی تعلیم ان کے ایمان، عقیدے اور اسلامی شناخت کی حفاظت کی ضمانت نہیں بن سکتی۔ حضرت نے تاریخِ اندلس سے سبق حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ وہ خطہ جہاں کبھی اسلام کے عظیم علماء اور ائمہ پیدا ہوئے، ایک وقت ایسا بھی آیا کہ وہاں اسلامی شناخت انتہائی کمزور ہو گئی۔ اس تاریخی واقعے سے یہ سبق ملتا ہے کہ نسلوں کی دینی تربیت کا مضبوط اور منظم نظام موجود نہ ہو تو بڑی سے بڑی اسلامی تہذیب بھی کمزور پڑ سکتی ہے۔ صدر اجلاس مفتی سید حذیفہ قاسمی صاحب نے ریاست بھر میں چل رہی دینی تعلیمی بیداری مہم کی اہمیت اور ضرورت پر گفتگو کرتے ہوئے مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ بچوں کو صرف اسکول کی تعلیم کے حوالے کر دینا کافی نہیں۔ انہیں قرآنِ کریم، بنیادی عقائد، نماز، دینی مسائل، اسلامی آداب اور اپنے دین کی بنیادی معلومات سے واقف کرانا والدین اور معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ آج ضرورت ہے کہ ہر محلے میں مکاتب کا نظام مضبوط ہو، والدین اپنے بچوں کو باقاعدگی سے مکتب بھیجیں اور دینی تعلیم کو دنیاوی تعلیم کی طرح اہم سمجھیں۔

آئینہ خانہ: از: سید رشید اللہ حسینی، اطہر کلیم احمد

گنّے کے رس پر چلنے لگیں گاڑیاں

آج کل سڑک پر نکلیں تو ٹریفک جام میں دھوئیں سے سوہن حلوے کی خوشبو آتی ہے۔ کل پٹرول پمپ والے سے کہا، "یار! سو روپئے کا پٹرول ڈال دو۔" اس نے پائپ پکڑ کر بڑی سنجیدگی سے پوچھا، "سر! سادا پٹرول ڈالوں، یا الائچی اور کیوڑا مار کے؟" ہم نے حیرت سے گھورا تو بولا، "سر جی! اب گاڑیوں میں پٹرول کم اور گنّے کا رس زیادہ ڈل رہا ہے۔ مٹھاس چیک کر لیں، کل ایک صاحب کی کار میں چیونٹیاں لگ گئی تھیں!" اب تو حالت یہ ہے کہ لوگ گاڑی کا مائلیج (Mileage) کلومیٹر میں نہیں، کیلوریز (Calories) میں ناپ رہے ہیں۔ رات کو چور پٹرول چرانے کے بجائے گاڑیوں کے ٹینک سے پائپ لگا کر گنّے کا رس نکالتے ہیں اور صبح چوراہے پر ٹھیلا لگا کر بیچ دیتے ہیں۔ خبر آئی ہے کہ اب تک ۲۵/لاکھ ٹن چینی بنانے والا گنّا سیدھا گاڑیوں کے پیٹ میں جا چکا ہے۔ نتیجہ؟ غریب کی چینی دو ماہ میں ۴۰/روپئے سے ۷۰/روپے کلو کے قریب ہونے والی ہے۔ دو ماہ میں اتنا اضافہ؟ یہ مہنگائی نہیں، بلکہ کرکٹ کا وہ آخری اوور چل رہا ہے جس کی ہر گیند پر چھکا پڑ رہا ہے۔ لیکن آپ ہماری حکومت کی معاشی قلابازیوں کی داد دیجیے۔ ہم نے عربوں کا مہنگا پٹرول چھوڑ کر گاڑیوں کو دیسی گنّے کا رس پلایا تاکہ ہمارا قیمتی زرمبادلہ (Foreign Exchange) بچ سکے۔ اب کمال دیکھیے کہ اسی بچائے ہوئے زرمبادلہ سے ہم برازیل سے ۱۰/لاکھ ٹن ڈیوٹی فری چینی امپورٹ کر رہے ہیں! یعنی ہم نے خام تیل کے بدلے عربوں کی منتیں کرنا چھوڑیں، تو اب چینی کے لیے برازیلینز کی خوشامدیں کر رہے ہیں۔ کیجریوال صاحب خواہ مخواہ رو رہے ہیں کہ پٹرول کا پیسہ چینی میں چلا گیا۔ ارے بھئی! ہماری دیسی کڑک چائے میں اب غیر ملکی (Imported) چینی گھلے گی، کیا یہ کوئی چھوٹی ترقی ہے؟

ہماری موٹر سائیکل بھی آج کل عجیب حرکتیں کر رہی ہے۔ کل سڑک پر جھٹکے لینے لگی تو ہم نے مکینک کو دکھایا۔ اس نے پلگ کھولا، سونگھا اور بولا، "سر! بائیک کا شوگر لیول ڈاؤن ہے، فوراً آدھا کلو جلیبی کھلا دیں!" اب ٹریفک پولیس چالان کاٹتے وقت لائسنس نہیں مانگے گی۔ سیدھا پوچھے گی، "گاڑی کی تھری منتھ شوگر رپورٹ (HbA1c) دکھاؤ، پچھلے سگنل پر تمہاری گاڑی میٹھی ڈکاریں لے رہی تھی!" عنقریب سروس اسٹیشنوں پر مکینک نہیں، بلکہ حکیم بیٹھا کریں گے جو انجن میں معجون ڈال کر اس کی کمزوری دور کریں گے اور ڈینٹسٹ گاڑیوں کے سائلنسر چیک کریں گے کہ کہیں زیادہ میٹھا پینے سے انجن میں کیڑا تو نہیں لگ گیا۔ حکومت نے ذخیرہ اندوزوں پر بھی کریک ڈاؤن شروع کر دیا ہے اور تھوک خریداروں کو پابند کیا ہے کہ وہ ۱۵/دن سے زیادہ کی چینی اسٹاک نہیں کر سکتے۔ اب وہ دن دور نہیں جب سی آئی ڈی (CID) اور اینٹی نارکوٹکس والے رات کی تاریکی میں مٹھائی کی دکانوں پر چھاپے مارا کریں گے۔ حلوائی کے گودام سے اگر سولہویں دن کی چینی برآمد ہو گئی، تو اسے یوں ہتھکڑیاں لگائی جائیں گی جیسے وہ بین الاقوامی اسمگلر ہو۔ پولیس پریس کانفرنس میں فخر سے بتائے گی: "ہم نے ایک خطرناک گینگ کو پکڑا ہے جس کے قبضے سے دو کلو خالص چینی اور ایک کڑاہی چاشنی برآمد ہوئی ہے!"

چینی کی اس بین الاقوامی اڑان نے انسانوں سے زیادہ چیونٹیوں کو ٹینشن میں ڈال دیا ہے۔ کل ہمارے کچن میں دو چیونٹیاں دھاڑیں مار کر رو رہی تھیں، "جب سے چینی مہنگی ہوئی ہے، بیگم صاحبہ نے ڈبے پر بائیو میٹرک لاک لگا دیا ہے! اب تو میٹھے کی شکل دیکھے بھی کئی دن ہو گئے ہیں۔" چینی کا بھاؤ اس قدر شاہانہ ہو چکا ہے کہ اب شادیوں میں حق مہر تولے میں نہیں، بلکہ بوریوں میں طے ہوگا۔ دلہن والے فخر سے بتائیں گے کہ لڑکے والوں نے سلامی میں دو کلو خالص امپورٹڈ چینی دی ہے۔ وہ دن دور نہیں جب لوگ پرچون والے سے کہیں گے، "لالہ جی! دو کلو آٹا دے دو، اور ہاں، ایک چینی کا ساشے (Sachet) بھی دینا، گھر میں مہمان آرہے ہیں۔" اور اگر کسی نادان مہمان نے غلطی سے چائے میں دوسری چمچ چینی مانگ لی، تو اسے مہمان نوازی نہیں، بلکہ سیدھی سیدھی بھتہ خوری سمجھا جائے گا۔

مہمان بھی اتنے بااخلاق ہو جائیں گے کہ آدھا کپ پھیکی چائے پی کر میزبان سے کہیں گے، "ماشاءاللہ! آپ کی باتوں میں جو مٹھاس ہے، وہ برازیل کی چینی میں کہاں!" ہم نے تو مہنگائی کا سستا حل نکال لیا ہے۔ چائے میں مٹھاس کم لگے، تو ہم سیدھا سڑک پر نکل جاتے ہیں۔ کسی بھی سرکاری بس کے سائلنسر کے پیچھے کھڑے ہو کر دو لمبے سانس کھینچتے ہیں اور چائے کا گھونٹ بھر لیتے ہیں۔ یقین مانیں، ایتھنول والے دھوئیں سے گنّے کے رس کی جو مٹھاس سیدھی دماغ کو چڑھتی ہے، وہ دنیا کی کسی چینی میں نہیں! بس حکومت سے ایک ہی گزارش ہے، اگر پٹرول میں گنّے کا رس ملا ہی دیا ہے، تو گرمیوں میں اس میں تھوڑی برف اور پودینہ بھی ڈال دیا کریں، تاکہ سڑک پر چلتے ہوئے گنّے کا ٹھنڈا رس پینے کا احساس تو مکمل ہو!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چار ماہ میں 22 افراد کو سزائے موت سنانے والے جج سے تقریباً سو مقدمات کیوں واپس لیے گئے؟

شکیل اختر

انڈیا کی ایک فاسٹ ٹریک سیشن کورٹ کے جج روی کمار دیواکر کی عدالت سے قتل اور دیگر سنگین جرائم کے تقریباً سو زیر سماعت مقدمات واپس لے لیے گئے ہیں اور ان مقدمات کو سماعت کے لیے دوسری عدالتوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ سامنے آنے کی وجہ یہ ہے کہ ایڈیشنل ضلع و سیشن جج روی کمار دیواکر نے گذشتہ چار مہینوں میں 10 مختلف مقدمات میں 22 افراد کو موت کی سزا سنائی ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں موت کی سزا سنائے جانے سے وکلا اور موکلوں میں تشویش بڑھ رہی تھی۔ جج روی کمار دیواکر نے جن مقدمات میں موت کی سزا سنائی ہے ان سبھی میں قتل کا ارتکاب کیا گیا تھا۔ جن 22 افراد کو موت کی سزا سنائی گئی ہے ان میں 2019 کے قتل کے ایک معاملے میں ایک خاتون اور ان کے تین بیٹے بھی شامل ہیں۔ فاسٹ ٹریک عدالتیں سنگین نوعیت کے جرائم کی تیز رفتار سماعت اور فیصلے کے لیے قائم کی گئی ہیں۔ یہ معاملہ ریاست اتر پردیش کے مظفر نگر شہر کی فاسٹ ٹریک کورٹ کے سیشن جج روی کمار دیواکر کی عدالت کا ہے۔ ان کی عدالت سے سنگین نوعیت کے مقدمات واپس لینے کا فیصلہ ضلع اور سیشن جج ویریندر کمار سنگھ کے حکم پر کیا گیا ہے۔ گذشتہ منگل کو ضلع اور سیشن جج کی عدالت سے جاری کیے گئے ایک بیان میں کہا گیا تھا کہ 'فاسٹ ٹریک عدالت میں جو بھی کیسز زیر سماعت ہیں ان کی فائل واپس لے کر مظفر نگر کے ضلع اور سیشن کورٹ میں منتقل کی جا رہی ہے۔ جہاں قانون کے مطابق ان کی سماعت مکمل کی جائے گی۔' تاہم ان مقدموں کو ری کال کرنے کا کوئی واضح سبب نہیں بتایا گیا ہے۔ خبروں کے مطابق ری کال کیے گئے مقدموں میں قتل کے کچھ مشہور مقدمے بھی شامل ہیں۔ ایک سرکاری وکیل نے خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کو بتایا کہ ان مقدمات کو جن میں جرائم کی سزا موت یا عمر قید ہو سکتی ہے انھیں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج روی کمار دیواکر کی عدالت سے ضلع اور سیشن جج ویریندر کمار سنگھ کی عدالت میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ پی ٹی آئی نے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر پرمود تیاگی کے حوالے سے بتایا ہے کہ 'وکلا اور موکلوں کو یہ خدشہ ہو گیا تھا کہ عدالت ان مقدمات میں ممکنہ طور پر موت کی سزا سنا سکتی ہے۔' 46 برس کے روی کمار دیواکر کا تعلق لکھنؤ سے ہے۔ انھوں نے بی کام اور ایل ایل ایم کی ڈگری حاصل کی ہے۔ دیواکر نے 2009 میں اعظم گڑھ میں ایڈیشنل سول جج کے طور پر اپنے کریئر کا آغاز کیا۔ 2015 میں وہ سلطان پور میں سول جج کے طور پر مامور کیے گئے۔ پانچ مہینے بعد ہی انھیں جوڈیشل مجسٹریٹ کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ نومبر 2025 سے وہ مظفر نگر میں ایڈیشنل ضلع اور سیشن جج کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ جج روی کمار دیواکر گذشتہ چند مہینوں میں دیے گئے اپنے سخت فیصلوں سے زیر بحث رہے ہیں۔ وہ سنگین نوعیت کے مجرمانہ معاملات کی تیزی سے سماعت کرنے اور ان میں اکثر قصورواروں کو موت کی سزا سنانے کے لیے مشہور ہو گئے ہیں۔ بعض خبروں کے مطابق مظفر نگر سے پہلے جب وہ بریلی میں جج کے طور پر مامور تھے تو انھوں نے وہاں بھی 13 قصورواروں کو موت کی سزا سنائی تھی۔ اس طرح انھوں نے مجموعی طور پر 35 افراد کو موت کی سزا سنائی ہے۔ کسی سزا یافتہ کو محض ذیلی عدالت سے سزائے موت ہونے سے موت کی سزا نہیں دی جاتی۔ اس کی سزا کی توثیق ہائی کورٹ سے ہونا لازمی ہے جس کے خلاف سزا یافتہ شخص سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ روی کمار دیواکر پہلی بار اس وقت روشنی میں آئے تھے جب وہ 2022 میں بنارس میں سول جج کے عہدے پر مامور تھے۔ اس وقت انھوں نے بعض ہندو عرضی گزاروں کی درخواست پر بنارس کی تاریخی گیان واپی مسجد کے احاطے کا ویڈیوگرافک سروے کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ اس میں مسجد کے وسط میں واقع وضو خانہ بھی شامل تھا جس میں بنے ہوئے ایک قدیم فوارے کو ہندو عرضی گزاروں نے شیولنگ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ بعد میں سپریم کورٹ نے اس کیس کو روی دیواکر کی سول کورٹ سے لے کر ضلع کورٹ کو منتقل کر دیا تھا۔

(بی بی سی اردو)

متحدہ عرب امارات کے تجارتی تعلقات منقطع کرنے کے فیصلے سے ایران کو کتنا نقصان ہوگا اور کیا تہران کے پاس اس کا کوئی متبادل ہے؟

سارہ فیاض

ایک صدی قبل، جب تیل نے خلیج کا نقشہ نہیں بدلا تھا، تب بھی تجارتی کشتیاں جنوبی ایران کی بندرگاہوں اور دبئی کے درمیان سفر کرتی تھیں اور اپنے ساتھ سامان، تاجر اور سرمایہ لے جاتی تھیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس تجارت کی نوعیت بدلی اور اس کا دائرہ بھی وسیع ہوا۔ اس کا بڑا حصہ کنٹینرز، فری زونز، شپنگ اور زرمبادلہ کی کمپنیوں کے ذریعے ہونے لگا، جبکہ جبل علی کی بندرگاہ خطے کے سب سے بڑے تجارتی مراکز میں سے ایک بن کر ابھری۔ تاہم لکڑی کی روایتی کشتیاں اب بھی مکمل طور پر منظر سے غائب نہیں ہوئیں۔ وہ اب بھی ایرانی بندرگاہوں تک خوردنی اشیا، برقی آلات اور مختلف اشیائے صرف پہنچاتی ہیں۔ دہائیوں پر محیط اس تعلق کو اب اپنے مشکل ترین امتحانات میں سے ایک کا سامنا ہے۔ متحدہ عرب امارات نے ایران کے ساتھ تمام تجارتی سرگرمیاں، تجارتی تبادلے اور مالی لین دین اگلے حکم تک معطل کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس اعلان سے قبل متحدہ عرب امارات نے الزام عائد کیا تھا کہ ایران نے دو بیلسٹک میزائل داغے تھے جو سمندر میں جا گرے۔ ایران نے متحدہ عرب امارات کے الزام کو مسترد کرتے ہوئے اسے 'بے بنیاد' قرار دیا ہے۔ لیکن اگر متحدہ عرب امارات اپنے فیصلے پر مکمل طور پر عمل درآمد کرتا ہے تو اس کے اثرات صرف اشیا کی نقل و حرکت تک محدود نہیں رہیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دبئی دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ تجارت اور مالی لین دین کے تناظر میں ایران کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ایران اور متحدہ عرب امارات کے درمیان تجارت اور مالی لین دین کا حجم کتنا ہے؟ کیا متحدہ عرب امارات واقعی یہ تعلق ختم کر سکتا ہے؟ اور کیا ایران کے پاس اس کا کوئی متبادل موجود ہے؟ 1971 میں متحدہ عرب امارات کے قیام سے قبل بھی ایران اور متحدہ عرب امارات کے درمیان تجارتی روابط موجود تھے۔ نئی ریاست کے وجود میں آنے کے بعد بڑی تعداد میں ایرانی تاجر وہاں آباد ہوئے۔ ان میں سے بہت سے افراد نے دبئی کریک کے گردونواح کو اپنا مسکن بنایا اور شہر کے محل وقوع اور آزاد تجارتی پالیسیوں سے فائدہ اٹھایا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان ایرانی تاجروں نے اپنے آبائی بندرگاہوں کے ساتھ روابط بھی برقرار رکھے۔ 1979 میں ایران میں انقلاب کے بعد بھی ان کے روابط منقطع نہیں ہوئے۔ بلکہ اس انقلاب کے نتیجے ایران سے تاجروں اور پیشہ ور افراد کی ایک نئی لہر دبئی منتقل ہوئی۔ ایران اور عراق کے درمیان جنگ کے دوران اگرچہ ابوظہبی نے عراق کی حمایت کی، لیکن دبئی ایران کے لیے ایک اہم تجارتی اور رسد فراہم کرنے والا مرکز بنا رہا۔ یوں سلامتی سے متعلق خدشات اور تجارتی مفادات کے درمیان ایک ایسا توازن قائم رہا جو عشروں تک برقرار رہا۔ 2006 میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی جانب سے عائد کی جانے والی پابندیوں، اور پھر 2010 میں ان پابندیوں میں مزید سختی کے بعد دونوں ممالک کے اس معاشی تعلق کو ایک بڑے معاشی امتحان کا سامنا کرنا پڑا۔ متحدہ عرب امارات نے ایران سے تعلق رکھنے والی کمپنیوں اور مالی ترسیلات پر نگرانی سخت کر دی، متعدد کمپنیوں کو بند کیا گیا اور پابندیوں کی زد میں آنے والے اداروں کے بینک اکاؤنٹس منجمد کر دیے گئے۔ اس کے نتیجے میں دبئی اور ایران کے درمیان تجارت جو 2011 میں 8.9 ارب ڈالر تھی 2012 میں کم ہو کر 8.6 ارب ڈالر تک رہ گئی۔ تاہم تب بھی یہ مکمل طور پر بند نہیں ہوئی۔ 2015 میں ایران جوہری معاہدے نے اس تعلق کو کچھ حد تک سہارا دیا لیکن 2018 میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے معاہدے سے دستبرداری اور پابندیوں کی بحالی کے بعد ایک بار پھر اس پر دباؤ میں اضافہ ہوا۔ اس کے باوجود عالمی منڈیوں تک رسائی کے لیے ایران کے لیے دبئی کی اہمیت کم نہ ہوئی۔ عالمی ادارہ تجارت (ڈبلیو ٹی او) کی جانب سے جاری اعداد و شمار کے مطابق، 2024 میں متحدہ عرب امارات چین کے بعد ایران کا دوسرا بڑا تجارتی شراکت دار تھا اور ایرانی درآمدات کا سب سے بڑا ذریعہ بھی۔ ایران کی مجموعی درآمدات کا 30.6 فیصد حصہ متحدہ عرب امارات سے آیا، جبکہ ایرانی برآمدات کے لیے متحدہ عرب امارات تیسری بڑی منڈی تھا۔

امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے ساتھ جنگ کے آغاز کے سے خلیجی ممالک میں سے متحدہ عرب امارات سب سے زیادہ ایران کے نشانہ پر رہا ہے۔ اماراتی حکام کے مطابق ایران کی جانب سے تقریباً تین ہزار میزائل اور ڈرون حملے کیے گئے جو خطے کے کسی بھی دوسرے ملک کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہیں۔ اگرچہ اماراتی فضائی دفاعی نظام بڑے پیمانے پر ایرانی حملوں کو ناکام بنانے میں کامیاب رہا تاہم اس کے باوجود ان کے نتیجے میں 15 افراد ہلاک اور سیکڑوں زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ متحدہ عرب امارات کی سیاحت، ہوا بازی اور تجارت کے شعبوں کو نقصان پہنچا جبکہ غیر ملکی شہریوں کی بڑی تعداد بھی عارضی طور پر ملک سے چلی گئی۔ متحدہ عرب امارات نے ایران کے ساتھ تجارت پر بڑے پیمانے پر پابندیاں عائد کیں اور دونوں ملکوں کے درمیان براہِ راست بحری تجارتی نقل و حمل بھی متاثر ہوئی۔ تاہم جون میں امریکہ اور ایران کے درمیان طے پانے والی مفاہمتی یادداشت کے بعد بعض تجارتی اور سفارتی روابط دوبارہ بحال ہوئے۔ اس دوران اماراتی سرزمین پر حملوں میں بھی نمایاں کمی دیکھنے میں آئی۔ بین الاقوامی جریدے فنانشل ٹائمز کے مطابق دبئی سے ایران سامان لے جانے والی روایتی لکڑی کی کشتیاں دوبارہ سرگرم ہو گئیں، بعض ایرانی پروازیں بھی بحال ہوئیں اور متحدہ عرب امارات کے رہائشی اجازت نامے رکھنے والے ہزاروں ایرانیوں کو واپس آنے کی اجازت بھی دی گئی۔ لیکن یہ پیش رفت زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکی۔ گذشتہ ہفتوں کے دوران متحدہ عرب امارات نے ایران پر الزام عائد کیا کہ اس نے آبنائے ہرمز میں ابوظہبی کی نیشنل آئل کمپنی 'ادنوک' کے جہازوں کو نشانہ بنایا۔ رواں ہفتے منگل کو دو میزائل داغے جانے کے واقعے کے نتیجے میں کئی ماہ بعد پہلی مرتبہ اماراتی حکام نے شہریوں کو ہنگامی انتباہ جاری کیا۔ ابوظہبی میں مقیم بین الاقوامی تعلقات کے ماہر ایلی الہندی کے مطابق ایران کے ساتھ تجارت اور مالی لین دین معطل کرنے کا فیصلہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ متحدہ عرب امارات کشیدگی کم کرنے اور صورتِ حال کو قابو میں رکھنے کی حکمتِ عملی سے آگے بڑھ کر اقتصادی دباؤ استعمال کرنے کی پالیسی اختیار کر رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ خلیجی ریاستوں نے اپنی معیشتوں اور عالمی ساکھ کی بنیاد استحکام، کھلے پن اور تجارتی تبادلے پر رکھی ہے، اس لیے وہ عموماً ایسے اقدامات سے گریز کرتی ہیں جو ان مفادات کو نقصان پہنچا سکتے ہوں۔ ان کے بقول وہ ان مفادات کی قربانی اسی وقت تک نہیں دیتے جب تک ریاست کو ایسا محسوس نہ ہو کہ 'ملک کی سالمیت کو خطرے کا سامنا ہے۔' تجارت کی معطلی کا اعلان ایران اور امریکہ کے درمیان طے پانے والے مفاہمتی یادداشت کے خاتمے کے چند روز بعد سامنے آیا، جبکہ اسی عرصے میں ایسے اشارے بھی مل رہے تھے کہ واشنگٹن ایران پر دباؤ بڑھانے کی تیاری کر رہا ہے۔ امریکی وزیرِ خارجہ مارکو روبیو نے بھی متحدہ عرب امارات کے قومی سلامتی کے مشیر شیخ طحنون بن زاید کے ساتھ خطے کی سلامتی اور آبنائے ہرمز میں آزادانہ جہاز رانی کے معاملے پر تبادلہ خیال کیا۔ تاہم اس بات کے کوئی اعلانیہ شواہد موجود نہیں کہ متحدہ عرب امارات کا یہ فیصلہ واشنگٹن کے ساتھ کسی باقاعدہ رابطے یا باہم آہنگی کے نتیجے میں کیا گیا ہو۔ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کی اہمیت کو اعداد و شمار کے ذریعے بیان کرنا آسان نہیں۔ متحدہ عرب امارات کی جانب سے اقوام متحدہ کے بین الاقوامی تجارتی ڈیٹا بیس کو مہیا کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق، 2024 میں ایران کے ساتھ اس کی ریکارڈ شدہ تجارت کا حجم تقریباً 6.6 ارب ڈالر تھا۔ تاہم بین الاقوامی اداروں کو ایران کی جانب سے فراہم کیے گئے اعداد و شمار ایک مختلف تصویر پیش کرتے ہیں۔ ان کے مطابق ایران نے 2024 میں متحدہ عرب امارات سے تقریباً 21 ارب ڈالر کی درآمدات کیں، جبکہ امارات کو اس کی برآمدات سات ارب ڈالر سے زیادہ تھیں۔ اس طرح دونوں ملکوں کے درمیان مجموعی تجارتی حجم 28 ارب ڈالر سے تجاوز کر جاتا ہے۔ اس بڑے فرق کی ایک وجہ دوبارہ برآمدات (ری ایکسپورٹ)، فری زونز کے ذریعے ہونے والی تجارت، شپمنٹ کے مقام کے تعین کے مختلف طریقے اور کسٹمز کی جانب سے اشیا کی مالیت کے تعین کے الگ الگ طریقۂ کار ہو سکتے ہیں۔ تاہم دونوں ملکوں کی جانب سے دیے گئے ڈیٹا میں اتنا زیادہ فرق اس حقیقت کی بھی عکاسی کرتا ہے کہ ایسے تجارتی تعلقات کی درست پیمائش آسان نہیں جن کا ایک حصہ ثالثوں اور دوبارہ برآمدی مراکز کے ذریعے انجام پاتا ہو۔ ایرانی ماہر معاشیات نادر جیببی کے مطابق متحدہ عرب امارات کی اہمیت صرف ان اشیا تک محدود نہیں جو اس کی بندرگاہوں پر پہنچنے کے بعد ایران روانہ کی جاتی ہیں، بلکہ اس میں امارات میں مقیم ایرانیوں اور ایرانی کمپنیوں کا کردار بھی شامل ہے، جو ایران کے اندر موجود کاروباروں کو بیرونی دنیا سے جوڑنے میں مدد دیتے ہیں۔ ان کے بقول اس سرگرمی کا بڑا حصہ ایسی جائز تجارت پر مشتمل ہے جس کی اشیا بین الاقوامی پابندیوں کے دائرے میں نہیں آتیں۔ تاہم بعض کمپنیاں پابندیوں کے شکار اداروں کے لیے فرنٹ کمپنیوں کے طور پر بھی کام کرتی رہی ہیں، جبکہ کچھ عام ایرانی کمپنیوں کو عالمی منڈیوں کے ساتھ کاروباری روابط برقرار رکھنے میں معاونت فراہم کرتی ہیں۔

(بی بی سی اردو)

امباجوگائی میں ''اردو کے مجاہدین آزادی کی ادبی خدمات'' پر ریاستی سطح کا سیمینار 24 اگست کو

اردو کے مجاہدین آزادی کی خدمات کو نئی نسل تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے: حسین اختر

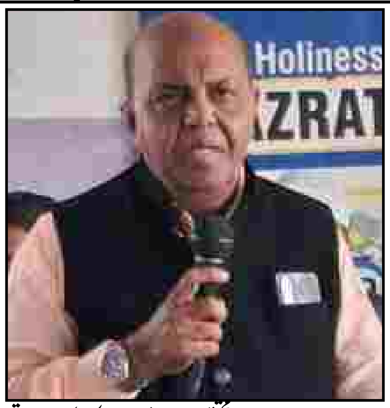

امباجوگائی: ۲۲ر اگست (نامہ نگار): مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی، محکمہ اقلیتی ترقیات، حکومتِ مہاراشٹر اور سوامی رامانند تیرتھ کالج، امباجوگائی کے باہمی اشتراک سے ''اردو کے مجاہدین آزادی کی ادبی خدمات'' کے عنوان سے ایک اہم ریاستی سطح کے یک روزہ سیمینار کا انعقاد 24 اگست 2026ء کو سوامی رامانند تیرتھ کالج، امباجوگائی، ضلع بیڑ میں کیا جا رہا ہے۔ ملک کی آزادی کی جدوجہد میں اردو زبان و ادب نے جو تاریخی، فکری اور عملی کردار ادا کیا، اسے نئی نسل کے سامنے اجاگر کرنے کے مقصد سے منعقد ہونے والا یہ سیمینار علمی و ادبی حلقوں میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ سیمینار میں اردو سے وابستہ ان مجاہدین آزادی کی ادبی خدمات، صحافتی و تخلیقی کاوشوں، قومی شعور کی بیداری اور تحریکِ آزادی کے فروغ میں ان کے کردار کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی جائے گی۔ اس ریاستی سطح کے سیمینار میں اردو ادب اور تحریکِ آزادی کے موضوع پر ملک و ریاست کی متعدد ممتاز علمی و ادبی شخصیات اپنے تحقیقی مقالے اور خیالات پیش کریں گی۔ سیمینار میں صدر عالم گوہر، ڈاکٹر اسداللہ، ڈاکٹر شیخ محبوب، ڈاکٹر مقبول سلیم، ڈاکٹر عمادالدین سید اختر، ڈاکٹر محمد عبدالرافع، ڈاکٹر عالیہ کوثر، ڈاکٹر محمد دانش غنی، ڈاکٹر محمد اقبال جاوید شیخ، ڈاکٹر خلیل صدیقی، فاروقی مہ جبین قاضی، نور محمد برکاتی، سکری عبدالستار، ڈاکٹر شیخ عشرت اقبال اور ڈاکٹر ناصر باغبان سمیت متعدد نامور ادیبوں، محققین اور دانشوروں کی شرکت متوقع ہے۔ اس موقع پر مقررین اردو زبان و ادب کے ذریعے برطانوی استعمار کے خلاف پیدا ہونے والے شعور، قومی یکجہتی کے فروغ، آزادی کے جذبے کو مہمیز دینے والی تحریروں اور ان ادیبوں و شاعروں کی قربانیوں پر روشنی ڈالیں گے جنہوں نے اپنے قلم کو قومی بیداری اور آزادی کے مقصد کے لیے وقف کر دیا تھا۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کی جانب سے اس سیمینار کے انعقاد کا مقصد صرف ماضی کے ادبی ورثے کو یاد کرنا نہیں بلکہ اردو کے مجاہدین آزادی کی خدمات کو نئی نسل تک منتقل کرنا اور اردو زبان و ادب کے قومی و تہذیبی کردار سے نوجوان نسل کو روشناس کرانا بھی ہے۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے کارگزار صدر حسین اختر نے ادیبوں، شاعروں، محققین، اساتذہ، طلبہ، دانشوروں اور اردو زبان و ادب سے محبت رکھنے والے تمام افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ اس اہم ریاستی سیمینار میں کثیر تعداد میں شرکت کرکے اسے کامیاب بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان نے تحریکِ آزادی میں صرف اظہارِ خیال کا ذریعہ بن کر نہیں بلکہ قومی بیداری، اتحاد اور آزادی کے جذبے کو فروغ دینے میں ایک مؤثر ہتھیار کے طور پر اپنا کردار ادا کیا ہے۔ اردو کے ان سپاہیوں اور اہلِ قلم کی خدمات کو یاد کرنا دراصل اپنے قومی اور ادبی ورثے کو یاد کرنا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی قربانیوں اور ادبی خدمات کو نئی نسل تک پہنچایا جائے تاکہ نوجوان اپنے شاندار ماضی سے واقف ہوسکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی اردو زبان و ادب کے فروغ کے ساتھ ساتھ اس کے تاریخی، تہذیبی اور قومی ورثے کو محفوظ رکھنے اور نئی نسل تک منتقل کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ امباجوگائی میں منعقد ہونے والا یہ سیمینار بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ علمی و ادبی حلقوں نے امید ظاہر کی ہے کہ یہ سیمینار اردو کے مجاہدین آزادی کی خدمات پر نئے تحقیقی مباحث کو فروغ دینے اور اردو کے شاندار قومی ورثے کو اجاگر کرنے میں اہم سنگِ میل ثابت ہوگا۔

تنظیم علمائے اہل سنت کی ڈی سی پی زون 2 سے ملاقات

شہر میں امن وامان، بڑھتے جرائم، منشیات اور جلوس میلادالنبیؐ کے انتظامات پر اہم تبادلہ خیال

بھیونڈی: ۲۲ر اگست (شارف انصاری):- تنظیم علمائے اہل سنت بھیونڈی کے ایک وفد نے جمعرات کو ڈی سی پی زون 2 ڈاکٹر پون بانسوڈ سے ملاقات کرکے شہر میں امن و امان، بڑھتے جرائم، منشیات کے بڑھتے کاروبار اور عید میلادالنبی ﷺ کے جلوس کے انتظامات سمیت مختلف اہم مسائل پر تفصیلی گفتگو کی۔ ملاقات کے دوران عید میلادالنبی ﷺ کے جلوس کے موقع پر امن و امان اور بھائی چارہ برقرار رکھنے کے لیے ضروری انتظامات، مبینہ گستاخی کے معاملے میں نازیہ الہٰی کے خلاف کارروائی کی پیش رفت، شہر میں بڑھتے جرائم اور منشیات کی روک تھام جیسے اہم امور ڈی سی پی کے سامنے پیش کیے گئے۔ وفد نے نوجوان نسل کو منشیات سے محفوظ رکھنے اور سماجی برائیوں کے خاتمے کے لیے مؤثر اقدامات کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ علمائے کرام نے بھیونڈی شہر کی خستہ حال سڑکوں اور جگہ جگہ موجود گڑھوں کا مسئلہ بھی پولیس افسر کے سامنے رکھا۔ اس کے علاوہ شہر میں مستقل امن وسکون برقرار رکھنے، نوجوانوں کو تعلیم کی جانب راغب کرنے اور سماجی برائیوں کی روک تھام کے لیے پولیس اور علمائے کرام کے درمیان بہتر تال میل پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈی سی پی ڈاکٹر پون بانسوڈ نے علمائے کرام کی ملاقات کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہر ماہ علمائے کرام کے ساتھ باقاعدہ میٹنگ منعقد کرنے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس انتظامیہ اور علمائے کرام باہمی تعاون کے ذریعے شہر میں بڑھتے جرائم اور سماجی برائیوں کی روک تھام میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ شہر میں امن وامان اور بہتری کے لیے دونوں فریقوں کا مل کر کام کرنا ضروری ہے۔ ملاقات کے اختتام پر تنظیم علمائے اہل سنت کے ذمہ داران اور علمائے کرام نے ڈی سی پی ڈاکٹر پون بانسوڈ کو پھولوں کا گلدستہ پیش کرکے استقبال کیا۔ اس موقع پر مولانا شمشاد نوری، مولانا رفیق عالم، مولانا شاہنواز حسین، مولانا فہیم الاسلام، مولانا مہتاب عالم، مولانا علی حسین ہاشمی، مفتی فرحان رضا، مولانا حافظ شعبان، مولانا راحت حسین، مولانا معظم، مولانا ذیشان، زین الدین، انیس اختر، حاجی شکیل، حاجی مزمل، اعجاز شیخ سمیت دیگر ائمہ مساجد اور ذمہ داران موجود تھے۔ ملاقات کے دوران علمائے کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بھیونڈی شہر میں امن و امان، بھائی چارے کے فروغ، تعلیم اور نوجوانوں کی مثبت تربیت کے لیے پولیس انتظامیہ کے ساتھ ہر ممکن تعاون جاری رکھا جائے گا۔

بھارت اور ماریشس کے درمیان توانائی کے شعبے میں معاہدہ

نئی دہلی۔22/اگست۔ایم این این۔بھارت اور ماریشس نے توانائی کے شعبے میں باہمی شراکت داری کو مضبوط بناتے ہوئے پانچ سالہ معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ اس کے تحت انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ ماریشس کی پٹرول، ڈیزل اور ہوائی جہاز کے ایندھن کی درآمدی ضروریات پوری کرے گا۔ وزارت پٹرولیم وقدرتی گیس نے ہفتہ کو جاری ایک بیان میں بتایا کہ مرکزی وزیر پٹرولیم وقدرتی گیس ہردیپ سنگھ پوری کے ماریشس کے سرکاری دورے کے دوران 20 اور 21 اگست کو اس معاہدے کی دستاویزات کا تبادلہ کیا گیا۔ دونوں ممالک کے درمیان تیل اور گیس کے شعبے میں تعاون بڑھانے کے لیے مفاہمت کی ایک یادداشت پر بھی دستخط کیے گئے ہیں۔ وزارت نے کہا کہ اس میں پٹرولیم مصنوعات کی فراہمی، تربیت وصلاحیت سازی اور حیاتیاتی ایندھن کے شعبے میں تعاون شامل ہے۔ معاہدے کے تحت آئی او سی ایل ماریشس کی پٹرول، ہائی اسپیڈ ڈیزل اور ہوائی جہاز کے ایندھن کی مکمل درآمدی ضروریات پوری کرے گا۔

صحت کی سہولتیں آخری فرد تک پہنچانا وقت کی اہم ضرورت، علماء کرام کا ایس ایم بی ٹی ہاسپٹل ایگت پوری کا خصوصی دورہ

ممبئی: ۲۲ر اگست (راست): صحت عامہ کے حوالے سے عوام میں بیداری پیدا کرنے، غریب و مستحق افراد کو جدید طبی سہولیات سے روشناس کرانے اور حکومت کی جانب سے دستیاب صحت اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دینے کے مقصد سے بھیونڈی کے علماء کرام کے ایک وفد نے ایس ایم بی ٹی ہاسپٹل، ایگت پوری کا خصوصی دورہ کیا۔ یہ دورہ ہاسپٹل انتظامیہ کی دعوت پر کیا گیا۔ ایس ایم بی ٹی اپنی جانب سے صحت خدمات کو قابل رسائی اور نسبتاً کم خرچ بنانے کے عزم پر زور دیتا ہے۔ دورے کے دوران ہاسپٹل انتظامیہ نے علماء کرام کو مختلف شعبہ ہائے طب، جدید تشخیصی نظام، طبی آلات، علاج کے جدید طریقۂ کار اور مریضوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ علماء کرام نے ہاسپٹل کے مختلف شعبوں کا مشاہدہ کیا اور اس بات کو قریب سے سمجھنے کی کوشش کی کہ جدید طبی سہولیات سے معاشرے کے غریب اور ضرورت مند طبقات کس طرح مستفید ہوسکتے ہیں۔ انتظامیہ کی جانب سے علماء کرام سے خصوصی اپیل کی گئی کہ وہ اپنے خطابات، دینی مجالس، مساجد اور عوامی رابطوں کے ذریعے لوگوں کو صحت کے حوالے سے بیدار کریں اور خصوصاً ان خاندانوں تک طبی اسکیموں کی معلومات پہنچائیں جو مالی مشکلات کے باعث بروقت اور معیاری علاج حاصل نہیں کر پاتے۔ اس موقع پر اس بات پر زور دیا گیا کہ بعض پیچیدہ امراض کے علاج پر عام حالات میں بھاری اخراجات آسکتے ہیں، تاہم مختلف سرکاری اسکیموں اور مستحقین کے لیے دستیاب سہولیات سے واقفیت کے ذریعے علاج کے اخراجات کا بوجھ کم کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے عوام کو چاہیے کہ وہ علاج میں تاخیر کرنے کے بجائے اپنے لیے دستیاب سرکاری وطبی سہولیات کے بارے میں درست معلومات حاصل کریں۔ ایس ایم بی ٹی گروپ شمالی مہاراشٹر میں طبی خدمات کے ساتھ طبی تعلیم اور دیہی علاقوں میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے بھی سرگرم ہے۔ اس کے اداروں میں جدید طبی سہولیات اور کثیر التخصصی علاج کی خدمات موجود ہیں، جبکہ ادارہ خود بھی ''Accessible, Affordable, Empathetic'' یعنی قابل رسائی، مناسب لاگت اور ہمدردانہ صحت خدمات کے عزم کا اظہار کرتا ہے۔ اس دورے کی ایک اہم کڑی مولانا عبید الرحمن الحسینی، فاؤنڈر انس ویلفیئر ٹرسٹ، ممبئی کی موجودہ سرگرمیاں بھی ہیں۔ مولانا عبید الرحمن الحسینی ان دنوں ممبئی کے سفر پر ہیں اور مختلف دینی، سماجی، فلاحی اور عوامی نوعیت کے پروگراموں میں شرکت کر رہے ہیں۔ ان کے اس سفر کا مقصد محض مختلف پروگراموں میں شرکت تک محدود نہیں بلکہ ان سرگرمیوں، عوامی مسائل، فلاحی منصوبوں اور سماجی اقدامات کو قریب سے دیکھنا اور پریس و ذرائع ابلاغ کے ذریعے ان کی معلومات عام لوگوں تک پہنچانا بھی ہے، تاکہ جو سہولیات اور مواقع عوام کے لیے موجود ہیں، ان سے زیادہ سے زیادہ لوگ واقف ہوسکیں۔ مولانا عبید الرحمن الحسینی کا کہنا ہے کہ آج کے دور میں عوامی بیداری کے لیے میڈیا اور پریس ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ اگر کسی علاقے میں غریبوں کے لیے علاج، تعلیم یا فلاحی خدمات کی سہولت موجود ہو لیکن عوام کو اس کی معلومات نہ ہو تو اس سہولت کا حقیقی فائدہ مستحقین تک نہیں پہنچ پاتا۔ اسی لیے ضروری ہے کہ عوامی مفاد کی ہر مثبت سرگرمی کو ذمہ داری کے ساتھ عوام تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام کا معاشرے میں ایک مؤثر مقام ہے اور اگر دینی و سماجی رہنما صحت، تعلیم اور فلاحی اسکیموں کے حوالے سے عوام کی صحیح رہنمائی کریں تو ہزاروں ضرورت مند خاندانوں کو عملی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ وفد میں حضرت مولانا قاری احود اللہ صاحب قاسمی، امام مشکوٰۃ مسجد، حضرت مولانا محمد ارشد صاحب قاسمی، امام مسجد شیخ الاسلام، کلیان روڈ، مفتی اعجاز صاحب، امام مسجد اقصیٰ، حضرت مولانا امتیاز صاحب قاسمی، امام مسجد قباء، مولانا اصغر صاحب اور مولانا عبید الرحمن الحسینی، فاؤنڈر انس ویلفیئر ٹرسٹ، مہراج گنج، اتر پردیش سمیت دیگر علماء کرام شامل تھے۔ دورے کے اختتام پر علماء کرام نے ایس ایم بی ٹی ہاسپٹل میں موجود طبی سہولیات، جدید علاج کے انتظامات اور عوامی خدمت کے اقدامات کو سراہا۔ علماء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنے اپنے دینی وسماجی حلقوں میں صحت سے متعلق بیداری پیدا کریں گے اور غریب و مستحق افراد کو دستیاب سرکاری طبی اسکیموں اور علاج کی سہولیات سے واقف کرانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ علماء کرام نے اس بات پر بھی زور دیا کہ صحت ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور کسی غریب انسان کو محض معلومات کی کمی کی وجہ سے علاج کی سہولت سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ دینی رہنماؤں، طبی اداروں، سماجی کارکنوں اور صحافتی حلقوں کے درمیان مؤثر رابطہ قائم کرکے صحت وفلاح کے پیغام کو معاشرے کے آخری فرد تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ مولانا عبید الرحمن الحسینی کے ممبئی سفر اور مختلف پروگراموں میں شرکت کے دوران عوامی مفاد کی سرگرمیوں کو اجاگر کرنے کی کوشش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی قرار دی جا رہی ہے، جس کا مقصد 'خدمت، آگاہی اور عوام تک صحیح معلومات کی رسائی'' کو فروغ دینا ہے۔

آدھار مشینیں بڑھاؤ، ورنہ احتجاج کا سامنا کرو: شرمجیوی سنگھٹنا کی انتظامیہ کو وارننگ

بھیونڈی: ۲۲ر اگست (شارف انصاری):- بھیونڈی کے دیہی اور قبائلی علاقوں میں آدھار کارڈ سے متعلق سہولیات کی ابتر صورتحال پر شرمجیوی سنگھٹنا، مہاراشٹر نے انتظامیہ کے خلاف محاذ کھول دیا ہے۔ تنظیم نے پنچایت سمیتی علاقے میں آدھار رجسٹریشن، معلومات میں ترمیم اور موبائل نمبر لنک کرنے کے لیے اضافی مشینیں اور تربیت یافتہ آپریٹروں کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے۔ مطالبات پورے نہ ہونے کی صورت میں تنظیم کی جانب سے 22 اگست 2026 کو صبح 10 بجے پنچایت سمیتی دفتر کے سامنے دھرنا احتجاج کیا گیا۔ تنظیم کی جانب سے گروپ ترقیاتی افسر (گٹ وکاس ادھیکاری) کو دیے گئے مکتوب میں کہا گیا ہے کہ سرکاری اسکیموں، طلبہ وظائف، آن لائن داخلوں، راشن کارڈ اور بینکنگ سمیت متعدد ضروری خدمات کے لیے آدھار کارڈ لازمی ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود دیہی اور دور دراز علاقوں میں آدھار رجسٹریشن اور اپ ڈیٹ کی مشینوں کی شدید کمی ہے، جس کے باعث شہریوں کو گھنٹوں بلکہ کئی مرتبہ مسلسل کئی دنوں تک قطاروں میں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ شرمجیوی سنگھٹنا کا الزام ہے کہ محدود تعداد میں مشینیں اور آدھار مراکز پر حد سے زیادہ بھیڑ ہونے کی وجہ سے شہریوں کو بار بار مراکز کے چکر لگانے پڑتے ہیں۔ اس کا سب سے زیادہ اثر طلبہ پر پڑ رہا ہے۔ آدھار اپ ڈیٹ نہ ہونے کے باعث متعدد طلبہ کو وظائف، آن لائن داخلوں اور دیگر تعلیمی سہولیات سے محروم ہونے کا خدشہ ہے۔ تنظیم نے اسے انتظامی اور تکنیکی نظام کی سنگین خامی قرار دیتے ہوئے فوری اصلاحات کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم نے پنچایت سمیتی سطح پر اضافی آدھار مشینیں اور کٹس فراہم کرنے، ہر مرکز پر مناسب تعداد میں تربیت یافتہ آپریٹروں کی تقرری اور آدھار سے محروم بچوں اور شہریوں کے لیے ترجیحی بنیادوں پر نئے اندراجات شروع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ نام، تاریخ پیدائش اور پتے میں اصلاحات کے ساتھ موبائل نمبر لنک کرنے کے لیے خصوصی سہولت مراکز جاری رکھنے کی مانگ بھی کی گئی ہے۔ تنظیم نے بزرگوں اور مزدوروں کے فنگر پرنٹس نہ آنے کی صورت میں آئرس اسکیننگ (Iris Scanning) کی سہولت فراہم کرنے پر بھی زور دیا ہے۔ شرمجیوی سنگھٹنا نے قبائلی، دیہی اور دور افتادہ علاقوں میں خصوصی آدھار کیمپ منعقد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ ضلع پریشد اسکولوں، آشرم شالاؤں اور گرام پنچایت سطح پر کیمپ لگائے جانے سے طلبہ اور دیہی عوام کو دور دراز آدھار مراکز تک جانے کی دشواری سے نجات مل سکتی ہے۔ تنظیم نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے فوری طور پر اضافی آدھار مشینیں اور ضروری سہولیات فراہم کرے۔ تنظیم نے واضح کیا ہے کہ اگر مطالبات پر جلد کارروائی نہیں کی گئی تو احتجاجی تحریک کو مزید شدت دی جائے گی۔ تنظیمی عہدیداروں کا کہنا تھا کہ شہریوں کو ''انسانیت کی بھیک نہیں بلکہ اپنے حقوق کی سہولت'' درکار ہے۔

بھارت کو صرف فارمیسی ہی نہیں بلکہ دنیا کی تجربہ گاہ بننے کی ضرورت ہے: انوپریہ پٹیل

احمد آباد، 22 اگست ۔ ایم این این ۔ مرکزی وزیر انوپریہ پٹیل نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان کو ادویاتی دریافت کے لیے مصنوعی ذہانت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ''دنیا کی فارمیسی'' سے ''دنیا کی لیبارٹری'' میں تبدیل ہونا چاہیے۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ احمد آباد میں ہیلتھ کیئر سمٹ 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، پٹیل نے نوٹ کیا کہ AI علاقائی تفاوتوں پر قابو پانے اور طبی ماہرین کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ایک قوت ضرب کے طور پر کام کر سکتا ہے۔ ملک صرف دنیا کی دواخانہ ہونے کے لیبل سے مطمئن نہیں ہو گا۔ صحت اور خاندانی بہبود کے مرکزی وزیر مملکت نے کہا کہ اب اس کی دنیا کی تجربہ گاہ بننے کی خواہش ہے، اور اسی لیے AI ضروری تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ ہندوستانی فارماسیوٹیکل انڈسٹری ایسی دوائیں تیار کرے جو کہیں اور دریافت ہوئی ہیں۔ ایک طویل عرصہ ہو گیا ہے۔ ہمیں دنیا کی فارمیسی کے طور پر سراہا گیا ہے۔ ہم دنیا بھر کے ممالک کو جنرک ادویات اور ویکسین فراہم کرتے ہیں۔ ہم ڈبلیو ایچ او کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں، اور ہندوستان کی صلاحیتوں کو اب آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ پٹیل نے نوٹ کیا کہ ایک صحت مند ہندوستان کی تعمیر اور آبادی، تنوع اور جغرافیائی پیچیدگیوں کو دیکھتے ہوئے 2047 تک ترقی یافتہ ملک بننے کے ہدف کو حاصل کرنے میں بہت سے چیلنجز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی وسیع اور جینیاتی طور پر متنوع آبادی کو دیکھتے ہوئے، ایسا علاج جو ایک مریض کے لیے اچھا کام کر سکتا ہے دوسرے مریض کے لیے بھی کام نہیں کر سکتا، انہوں نے مزید کہا کہ 'ایک ہی سائز کے مطابق تمام اپروچ ممکن نہیں ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ اے آئی کو ہر ایک مریض کو ''ذاتی'' علاج فراہم کرنے کی ضرورت ہے، اور بہت سے چیلنجوں سے نمٹنے میں ایک ' فورس ضرب ※ ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''ہمارے ملک میں بہت سے علاقے اب بھی ناقابل رسائی ہیں۔ صحت کی دیکھ بھال تک رسائی میں تغیرات ہیں کیونکہ بہت سی جگہیں جغرافیائی پیچیدگیوں کی وجہ سے ناقابل رسائی ہیں۔'' پٹیل نے مزید نشاندہی کی کہ نئے میڈیکل کالجوں کے قیام اور پی جی (پوسٹ گریجویٹ (اور یو جی (انڈر گریجویٹ) نشستوں میں اضافے کے باوجود، ماہرین اور جدید تشخیصی سہولیات کی کمی ہے، اور متعدی اور غیر متعدی امراض کا دوہرا بوجھ ہے۔

حاجی محمد فضل الحق صدیقی سر کو قومی ایوارڈ برائے سوشل ایکسی لینس 2026

سیلو: ۲۲ر اگست (راست): معلم یاسر اردو ہائی اسکول، سیلو، ضلع پربھنی کے فعال، ذہین اور محنتی معلم حاجی محمد فضل الحق صدیقی سر کو ان کی 18 سالہ شاندار تعلیمی وسماجی خدمات کے اعتراف میں ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلز، ممبئی کی جانب سے چھٹے قومی ایوارڈ برائے سوشل ایکسی لینس 2026 سے نوازا گیا۔ انہیں یہ باوقار اعزاز 15 اگست 2026 کو منعقدہ تقریب میں پیش کیا گیا۔ حاجی محمد فضل الحق صدیقی سر، محمد سلیم الحق صدیقی کے فرزند ہیں، جو وسنت راؤ نائک مراٹھواڑہ زرعی یونیورسٹی، پربھنی سے سینئر کلرک کے عہدے سے سبکدوش ہوئے ہیں۔ ان کی والدہ معراج فاطمہ بھی شعبۂ تعلیم سے وابستہ رہی ہیں اور اندرا گاندھی اردو پرائمری اسکول، پربھنی سے معلمہ کی حیثیت سے سبکدوش ہوئی ہیں۔ اس طرح صدیقی خاندان نے تعلیم کے میدان میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ فضل الحق صدیقی سر نے گزشتہ 18 برسوں کے دوران تدریسی فرائض کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ سماجی شعبے میں بھی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی محنت، تعلیمی صلاحیت، طلبہ کی رہنمائی، سماجی شعور اور خدمتِ خلق کے جذبے کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں یہ قومی اعزاز عطا کیا گیا۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب فضل سر کی خدمات کا قومی سطح پر اعتراف کیا گیا ہو۔ اس سے قبل بھی ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلز، ممبئی کی جانب سے انہیں نویں نیشنل ایوارڈ برائے ایکسی لینس اِن ایجوکیشن 2025 سے نوازا جا چکا ہے۔ قومی سطح کے اس اعزاز پر فضل الحق صدیقی سر نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یہ ایوارڈ اپنے والدین کے نام منسوب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی کامیابی میں والدین کی تربیت، اساتذہ کی رہنمائی، ساتھیوں کے تعاون اور طلبہ کی محبت کا اہم کردار رہا ہے۔ فضل سر کو یہ باوقار اعزاز حاصل ہونے پر تعلیمی، سماجی اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ شخصیات، اساتذہ، دوست احباب اور خیر خواہوں کی جانب سے مبارکباد پیش کی جا رہی ہے۔ مبارکباد دینے والوں نے امید ظاہر کی کہ وہ مستقبل میں بھی اسی جذبۂ خدمت کے ساتھ تعلیمی اور سماجی میدان میں اپنی گراں قدر خدمات جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ حاجی محمد فضل الحق صدیقی سر کو صحت، خوش حالی اور مزید کامیابیوں سے نوازے، ان کی علمی وسماجی خدمات کو شرفِ قبولیت بخشے اور انہیں مستقبل میں بھی معاشرے کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے 'چنئی اعلامیہ' کو متفقہ طور پر اپنانے کا اعلان کیا

چنئی۔ 22/اگست۔ ایم این این۔ ہندوستان کی زیر صدارت 14 ویں برکس سائنس وزارتی اجلاس کے اختتامی اجلاس میں، مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس وٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز اور ایم او ایس پی ایم او، پرسنل، عوامی شکایات، پنشن، ایٹمی توانائی اور خلائی، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے متفقہ طور پر چنئی اعلامیہ کو اپنانے کا اعلان کیا۔ سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع میں تیار فریم ورک۔ ہندوستان کی برکس چیئرشپ کے تحت اپنایا گیا چنئی اتفاق رائے، ایس ٹی آئی تعاون کے مرکز میں لوگوں پر مبنی اور انسانیت کے لیے پہلے نقطہ نظر کو رکھتا ہے، جس میں پائیدار ترقی، لچکدار اور اعلیٰ معیار کی نمو، سماجی شمولیت اور برکس میں لوگوں کی فلاح وبہبود اور معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے اختراعات اور ٹیکنالوجی کے استعمال پر زور دیا گیا ہے۔ اپنے اختتامی کلمات پیش کرتے ہوئے، مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج (برائے سائنس وٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ بحث ومباحثے نے ایک زیادہ لچکدار اور مستحکم مستقبل کی تعمیر میں سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع کے مرکزی کردار کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت اور اعلیٰ کارکردگی والے کمپیوٹنگ سے لے کر کوانٹم ٹیکنالوجیز، جدید مواد، بائیوٹیکنالوجی، صحت، آب و ہوا اور پائیداری تک بات چیت کی وسعت ان مشترکہ مواقع اور چیلنجوں کی عکاسی کرتی ہے جنہیں برکس ممالک اجتماعی کارروائی کے ذریعے حل کر سکتے ہیں۔ چنئی کا اتفاق رائے 14 موضوعاتی ورکنگ گروپس، برکس ینگ سائنٹسٹ فورم کے 11 ایڈیشنز، ینگ انوویٹر پرائز کے نو ایڈیشنز اور فلیگ شپ پراجیکٹ، فلیگ شپ پراجیکٹ، کال ریسرچ سمیت نو برکس ایس ٹی آئی فریم ورک پروگرام کے نو ایڈیشنوں میں مسلسل تعاون پر مبنی سرگرمی کے ساتھ، برکس ایس آئی ٹی تعاون کی بڑھتی ہوئی پختگی اور گہرائی کو ریکارڈ کرتا ہے۔ اعلامیہ اس رفتار کو برکس ایس آئی ٹی شراکت داری میں بڑھتی ہوئی طاقت، سرمایہ کاری اور مسلسل مصروفیت کی عکاسی کرتا ہے۔

راگھو جویال نے 'دی پیراڈائز' کے لیے جوش وخروش پیدا کیا، فلم پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا!

ممبئی: ۲۲ر اگست (ایم ملک) راگھو جویال کو 'کل' میں ولن کے طور پر ان کی شاندار اداکاری کے لیے خوب پذیرائی ملی۔ اب، وہ ایک طاقتور اور شدید کردار کے ساتھ واپس آرہا ہے۔ وہ 'دی پیراڈائز' میں وکرم ملک کا کردار ادا کریں گے، جس نے اپنے اعلان کے بعد سے مداحوں میں زبردست جوش وخروش پیدا کر دیا ہے۔ نانی اس فلم میں ایک سیکس ورکر کے بیٹے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کے کردار کا ایک زبردست پس منظر ہے جو اس کی تبدیلی میں اہم کردار ادا کرتا ہے! 'دی پیراڈائز' ہندوستانی سینما کی سب سے زیادہ زیر بحث فلموں میں سے ایک ہے، جس میں نیچرل اسٹار نانی نے مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ اس فلم کو معروف فلم ساز سری کانت اوڈیلا نے ڈائریکٹ کیا ہے اور اس کے اعلان کے بعد سے اس نے زبردست گونج پیدا کی ہے۔ فلم کے طاقتور ٹیزر، پوسٹرز اور گانوں نے آن لائن دھوم مچا دی ہے، جس سے سامعین کو ایکشن، ڈرامے اور سنسنی سے بھری کہانی کی جھلک ملتی ہے۔ ٹیزر میں نانی کے کردار، جدل کی ایک طاقتور جھلک بھی پیش کی گئی ہے، جو کافی غصے میں، کچا اور دیسی دکھائی دیتی ہے۔ فلم ایک کچی آبادی کے پس منظر میں بنائی گئی ہے۔ تاہم، راگھو جوئیل کے کردار وکرم ملک نے سب کو حیران کر دیا ہے، اور ناظرین انہیں دیکھنے کے لیے پرجوش ہیں۔ راگھو پہلے ہی 'دی پیراڈائز' میں اپنے کردار وکرم ملک کی جھلک دکھا کر سب کو حیران کر چکے ہیں۔ اس بارے میں بات کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ''سب نے کہا کہ یہ میں نہیں ہوں، تب مجھے احساس ہوا کہ یہ لوگ سینما سے کتنا پیار کرتے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا، ''یہ فلم زبردست ہٹ ہونے والی ہے، اور مجھے یقین ہے کہ یہ اپنے منفرد مواد کی وجہ سے ہٹ ہوگی'۔ مزید برآں، نیچرل اسٹار نانی پہلے ہی ''ہائے ننّا'' اور ''سری پودھا سنیورم'' جیسی بڑی بلاک بسٹر فلمیں دے چکے ہیں اور اس بار وہ ''دی پیراڈائز'' میں بالکل مختلف پیمانے اور ایک طاقتور کردار کے ساتھ نظر آئیں گے۔ ہدایت کار سری کانت اوڈیلا اپنی میگا بلاک بسٹر پہلی فلم ''داسارا'' کے بعد واپس آ رہے ہیں، جس نے دنیا بھر میں ?121 کروڑ سے زیادہ کا بزنس کر کے باکس آفس پر کامیابی حاصل کی۔ اس بار، وہ سامعین کو ایک اور طاقتور سنیما تجربہ دلانے کا وعدہ کرتا ہے۔ ''دسارا'' کی کامیابی کے بعد یہ جوڑی ایک بار پھر ایک ساتھ آرہی ہے، اور خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ جوڑی نئے ریکارڈ قائم کر سکتی ہے۔ دریں اثنا، ''دی پیراڈائز'' کے لیے ٹیزر اور پروموشنل مواد پہلے ہی نئے معیارات قائم کر رہے ہیں اور ریکارڈ توڑ رہے ہیں۔ فلم کے گانے ''آیا شیر'' کو یوٹیوب پر 200 ملین سے زیادہ ویوز اور 1.8 ملین سے زیادہ لائیکس ملے ہیں۔ یہ گانا سوشل میڈیا پر بھی وائرل ہو رہا ہے، ہزاروں کی تعداد میں انسٹاگرام ریلز بنائی جا رہی ہیں، جن میں مداح نانی کی شکل اور ان کے سگنیچر ہک سٹیپ کو دوبارہ بنا رہے ہیں۔ اس سب نے فلم کے لیے شائقین کے جوش میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ SLV سینماز کی طرف سے تیار کردہ، ''دی پیراڈائز'' 24 ستمبر 2026 کو دنیا بھر میں ایک وسیع تھیٹر میں ریلیز ہونے والی ہے۔

مدرسہ قادریہ زینت البنات ناندیڑ میں جشنِ عید میلادالنبی ﷺ، نعتیہ کمپٹیشن وتقسیم انعامات کا پُروقار انعقاد

ناندیڑ: ۲۱ر اگست (راست): ۲۰ اگست بروز جمعرات مدرسہ قادریہ زینت البنات، محبوب نگر، نوری چوک، ناندیڑ میں جشنِ عید میلادالنبی ﷺ کے بابرکت موقع پر نعتیہ مقابلہ وتقسیمِ انعامات کا پُروقار پروگرام ادارۂ ہٰذا کے ناظم، مولانا جان محمد مصباحی صاحب کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ پروگرام میں مدرسہ کی طالبات نے نہایت عقیدت ومحبت کے ساتھ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کی۔ نعتیہ مقابلے میں طالبات نے بھرپور حصہ لیا، جس میں اول پوزیشن صوفیہ فاطمہ عبدالخلیل، دوم ثنا فاطمہ محمد رفیق اور سوم سہانہ فاطمہ محمد رفیق نے حاصل کی۔ مقابلے کی منصفین محترمہ عالمہ فاضلہ ناصرین صاحبہ اور محترمہ عالمہ فاضلہ فاطمہ صاحبہ نے نہایت حسنِ خوبی اور غیر جانب داری کے ساتھ اپنی ذمہ داری انجام دی۔ نعتیہ مقابلے میں شریک تمام طالبات اور ششماہی امتحان میں اول و دوم پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات (فریحہ فاطمہ شرف الدین صوفیہ فاطمہ عبدالخلیل جماعت ثانیہ عرشیہ فاطمہ غلام خواجہ فرحت فاطمہ محمد فیروز جماعت اولیٰ مسکان فاطمہ غلام خواجہ ماہین فاطمہ محمد محبوب جماعت دوم ابریش فاطمہ محمد یوسف تنزلہ فاطمہ شیخ محمد جماعت اول) کو جناب شاہ محمد رضوی صاحب کی جانب سے انعامات سے نوازا گیا۔ طالبات کی دینی وتعلیمی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ان کا یہ تعاون قابل تحسین ہے، جس سے طالبات میں مزید محنت اور آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ پروگرام کی نظامت محترمہ عالمہ فاضلہ منہاج قدسیہ صاحبہ نے نہایت عمدہ اور پُروقار انداز میں انجام دی۔ خصوصی مقررہ محترمہ عالمہ فاضلہ نکہت فاطمہ نقشبندیہ صاحبہ اور محترمہ عالمہ فاضلہ فاطمہ صاحبہ نے ''میلادِ مصطفیٰ ﷺ'' کے موضوع پر ایمان افروز گفتگو فرمائی۔ دونوں مقررہ نے ولادتِ باسعادت رسولِ اکرم ﷺ، سیرتِ طیبہ، محبتِ رسول ﷺ اور آپ ﷺ کی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے خواتین کو سیرتِ مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ رہنے کی ترغیب دلائی۔ محترمہ عالمہ فاضلہ سعدیہ رضویہ صاحبہ نے ضروری مسائل شرعیہ بیان کرکے خواتین کی دینی وشرعی رہنمائی فرمائی، جس سے حاضرات نے بھرپور استفادہ کیا۔ پروگرام کے انتظامی امور میں محبوب نگر کی مخلص و باہمت مسلم خواتین نے بھی قابل تحسین تعاون کیا۔ انہوں نے نظم و انتظام، آنے والی خواتین کی خدمت، کھانے پینے کے انتظام اور دیگر ضروری ذمہ داریوں کو نہایت خلوص ومحبت کے ساتھ انجام دیا۔ ان کی یہ مخلصانہ خدمات اور دینی جذبہ قابل تحسین ہے۔ محفل میں خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور محفلِ میلاد، نعتیہ مقابلے اور بیانات سے استفادہ کیا۔ خصوصاً نیاز کا اہتمام کرنے والے حضرات بھی قابل تحسین ہیں، جو ہر ماہ باقاعدگی اور خلوص کے ساتھ نیاز کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کی مستقل دینی خدمت، اخلاص اور تعاون قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور انہیں مزید دینی وفلاحی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں پروگرام کی کامیابی میں تعاون کرنے والے تمام اساتذہ، طالبات، معاونین اور خواتین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت محفل کو قبول فرمائے، مدرسہ قادریہ زینت البنات کو مزید ترقی عطا فرمائے اور تمام منتظمین ومعاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ناندیڑ میں 26 اگست کو عید میلاد النبی ﷺ منائی جائے گی

جلوس میں ڈی جے، بڑے جھنڈوں اور گھوڑوں پر پابندی

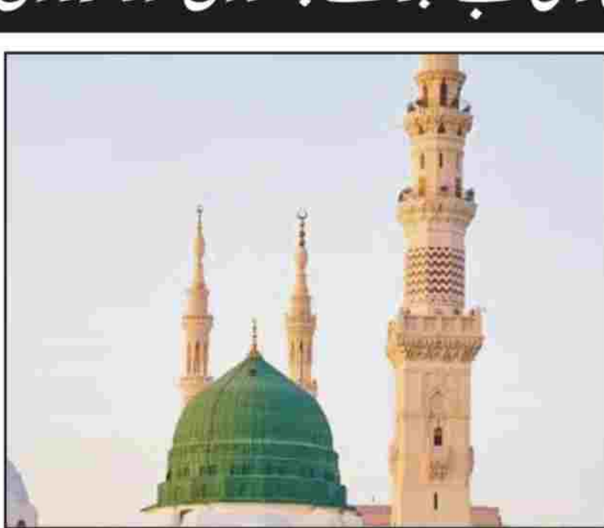

ناندیڑ: 22/اگست (راست) حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی مناسبت سے 12 ربیع الاول، مطابق 26 اگست 2026ء بروز بدھ ناندیڑ شہر میں عید میلاد النبی ﷺ مذہبی عقیدت واحترام کے ساتھ منائی جائے گی۔ اس موقع پر مرکزی میلاد کمیٹی ناندیڑ کی جانب سے ہر سال کی روایت کے مطابق شہر میں جلوسِ میلاد نکالا جائے گا۔ مرکزی میلاد کمیٹی کی جانب سے جاری کردہ اطلاع کے مطابق جلوسِ میلاد صبح 9 بج کر 30 منٹ پر نظامی کالونی، ناندیڑ سے روانہ ہوگا۔ جلوس آئی۔ٹی۔آئی، شیواجی نگر، اوور برج، کلا مندر، ایس پی آفس، شیواجی پتلا، گاندھی پتلا، مہاویر چوک، گرودوارہ چوک، قدیم مونڈھا، ایم جی روڈ اور محمد علی روڈ سے گزرتا ہوا مستان شاہ ولیؒ درگاہ کے میلاد گراؤنڈ پہنچے گا، جہاں جلوس اختتام پذیر ہوگا۔ میلاد گراؤنڈ میں سنی مکتبِ فکر کے علمائے کرام کے بیانات ہوں گے۔ اس کے بعد ظہر کی نماز ادا کی جائے گی اور نماز کے بعد شرکائے جلوس و عقیدت مندوں کے لیے کھانے کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ جلوس میں شریک افراد سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ پاکیزہ لباس زیب تن کر کے شرکت کریں اور حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں۔ مرکزی میلاد کمیٹی نے جلوس کے دوران نظم وضبط اور شہری سہولت کو برقرار رکھنے کے لیے متعدد اہم ہدایات بھی جاری کی ہیں۔ اطلاع کے مطابق جلوس کے راستے میں بغیر سائلنسر کے ٹو وہیلر گاڑی چلانے، ریلی نکالنے اور بڑے جھنڈے یا دیگر رکاوٹیں کھڑی کر کے جلوس میں خلل پیدا کرنے پر پابندی رہے گی۔ اس کے علاوہ جلوس کے دوران مرکزی میلاد کمیٹی کے علاوہ کسی دوسرے مقام سے گھوڑے جلوس میں شامل کرنے کی بھی ممانعت ہوگی۔ کمیٹی نے ڈی جے ساؤنڈ لانے پر بھی پابندی برقرار رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ اطلاع کے مطابق ڈی جے ساؤنڈ پر پابندی ہر سال کی طرح اس سال بھی مرکزی میلاد کمیٹی کی جانب سے عائد رہے گی۔ اس کے ساتھ ہی تمام برادران اسلام سے اپیل کی گئی ہے کہ جلوس میں ڈی جے ساؤنڈ، بڑے جھنڈے، گھوڑے یا دیگر جانور نہ لائیں اور بغیر سائلنسر کے ٹو وہیلر گاڑیوں کے ذریعے شہر میں آلودگی اور شور میں اضافہ نہ کریں۔ مرکزی میلاد کمیٹی نے انتظامیہ اور پولیس کے ساتھ تعاون کی بھی اپیل کی ہے۔ کمیٹی کی جانب سے کہا گیا ہے کہ جلوس کے دوران شہری نظم و ضبط، ٹریفک اور امن وامان برقرار رکھنے کے لیے انتظامیہ و پولیس کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے۔ اطلاع کے مطابق مرکزی میلاد کمیٹی ناندیڑ کی جانب سے جلوس کے انتظامات کے لیے عہدیداران وارکین کی ذمہ داریاں بھی مقرر کی گئی ہیں۔ کمیٹی کی فہرست میں عبدالمجیب قادری کو صدر، حاجی احمد کو نائب صدر، محمد علی قادری عرف علی بابا کو نائب صدر، حاجی احمد نبی والا کو سکریٹری، شیخ دستگیر شیخ غلام نبی صاحب کو جوائنٹ سکریٹری، ایڈووکیٹ ایوب جاگیردار کو جوائنٹ سکریٹری، ایڈووکیٹ سلیم گیگانی کو خزانچی اور محمد رفیق عبدالرؤف قادری کو معاون خزانچی کی ذمہ داری دی گئی ہے، جبکہ دیگر متعدد افراد کو کمیٹی کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔ مرکزی میلاد کمیٹی کی اس اپیل کا بنیادی مقصد عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر مذہبی جوش و خروش کے ساتھ ساتھ جلوس کو منظم، پُرامن اور شہری نظم و ضبط کے مطابق منعقد کرنا ہے۔ خاص طور پر ڈی جے، بغیر سائلنسر گاڑیوں، بڑے جھنڈے اور غیر ضروری رکاوٹوں پر پابندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمیٹی اس موقع پر مذہبی عقیدت کے ساتھ شہریوں کی سہولت، ٹریفک کی روانی، شور کی روک تھام اور امن و امان کو بھی ترجیح دے رہی ہے۔ ناندیڑ میں 26 اگست کو عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جلوسِ میلاد کے انعقاد کے پیش نظر شہریوں، خصوصاً جلوس میں شریک ہونے والے افراد سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کمیٹی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے نظم وضبط کا مظاہرہ کریں اور انتظامیہ و پولیس کے ساتھ تعاون کریں تاکہ یہ مذہبی پروگرام پُرامن اور خوش گوار ماحول میں اختتام پذیر ہو۔ مرکزی میلاد کمیٹی ناندیڑ کے جوائنٹ سکریٹری ایڈووکیٹ ایوب الدین جاگیردار نے ایک پریس ریلیز کے ذریعے مذکورہ اطلاع دی۔

آج ناندیڑ میں تعلیمی کانفرنس

ناندیڑ: آج انور گارڈن میں تعلیمی کانفرنس ملک میں مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کو دیکھتے ہوئے جماعت اسلامی ہند نے شہر ناندیڑ میں ایک تعلیمی کانفرنس کا اہتمام کرنے کرنے جا رہی ہے۔ الحمدللہ آج اتوار کو انور گارڈن میں معیاری تعلیمی کانفرنس ٹھیک صبح 11 بجے سے شروع ہوگی جسے جماعت اسلامی ہند کے مرکزی سیکرٹری عالی جناب سید تنویر احمد صاحب خطاب فرمائیں گے۔ تمام سرپرست وہ محبان تعلیم سے گزارش ہے کہ وہ اپنی مصروفیت کو ایڈجسٹ کرتے ہوئے اس پروگرام میں دوست احباب کے تشریف لائیں۔

قندھار میں تلاٹھی کی جانب سے 12 ہزار روپے

رشوت طلب کرنے کا الزام، شک کی وجہ سے رشوت لینے سے گریز

قندھار (ورق تازہ نیوز) تعلقہ میں آبائی زرعی زمین کے نام کی تبدیلی کے لیے تلاٹھی کی جانب سے 12 ہزار روپے رشوت طلب کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ نندنون علاقے کے گٹ نمبر 336 میں 55.0 آر زرعی زمین شکایت کنندہ کی والدہ کے نام پر تھی۔ زمین اپنے نام منتقل کرنے کے لیے نام کی تبدیلی کی کارروائی مکمل کرنے کے عوض تلاٹھی پال صاحب آنند راؤ منڈے نے 12 ہزار روپے رشوت طلب کی، جس کی شکایت انسدادِ بدعنوانی محکمہ (ACB) سے کی گئی۔ 4 اگست 2026 کو 30 سالہ شکایت کنندہ نے ACB سے شکایت کی۔ اس کے بعد 5 اگست کو قندھار تلاٹھی دفتر میں رشوت طلب کرنے کی تصدیق کی گئی۔ محکمہ کے مطابق، اس تصدیق کے دوران تلاٹھی منڈے کی جانب سے 12 ہزار روپے رشوت طلب کرنے اور رشوت قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کرنے کی بات سامنے آئی۔ اس کے بعد 14 اگست کو جال بچھا کر کارروائی کرنے کی کوشش کی گئی، تاہم تلاٹھی دفتر میں موجود نہیں تھے۔ شکایت کنندہ نے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی، لیکن موبائل فون بند پایا گیا۔ 17 اگست کو بھی رابطہ کرنے کی کوشش ناکام رہی۔ جب تلاٹھی منڈے کو اندازہ ہوا کہ شکایت کنندہ کو ان کی رشوت کی طلب پر شک ہوگیا ہے تو انہوں نے طلب کی گئی 12 ہزار روپے کی رشوت حقیقت میں قبول نہیں کی۔ اس وجہ سے اس معاملے میں رشوت کی رقم ضبط نہیں کی جا سکی۔ ملزم کو تاحال حراست میں نہیں لیا گیا ہے۔ اس معاملے میں انسدادِ بدعنوانی قانون 1988 کی دفعہ 7 کے تحت قندھار پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرنے کی کارروائی جاری ہے۔ یہ کارروائی پولیس انسپکٹر ارچنا کرپوڑے کی قیادت اور پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ راہل تارکسے کی نگرانی میں کی گئی۔ لرشوت طلب کی جائے تو خاموش نہ رہیں! انسدادِ بدعنوانی محکمہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اگر کوئی سرکاری ملازم سرکاری کام انجام دینے کے عوض رشوت طلب کرتا ہے تو فوری طور پر انسدادِ بدعنوانی محکمہ سے رابطہ کریں۔ ACB ناندیڑ: 02462-253512 انسدادِ بدعنوانی ہیلپ لائن: 1064

گھریلو تنازعہ پر ساس کا قتل

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ کے شہید پورہ علاقے میں گھریلو تنازع کے باعث داماد کی جانب سے اپنی ساس کو قتل کرنے کا واقعہ شام تقریباً 5 بجے پیش آیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق شہید پورہ علاقے کے رہائشی گگن سنگھ گنپت سنگھ ملواڑے عرف لکی نے گھریلو تنازعہ پر اپنی 55 سالہ ساس بلجیت کور سدھو پر خنجر سے جان لیوا حملہ کیا۔ ملزم نے ان کے پیٹ سمیت جسم کے مختلف حصوں پر متعدد وار کیے، جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی جاں بحق ہوگئیں۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ رامیشور ویجنے، پولیس انسپکٹر اجیت کمبھار، پولیس سب انسپکٹر سنیل بلونگے سمیت بڑی تعداد میں پولیس اہلکار موقع پر پہنچے اور قانونی کارروائی شروع کردی۔ واقعے کے بعد علاقے میں تشویش کی صورتحال ہے۔ پولیس کی جانب سے معاملے کی مزید تفتیش کی جارہی ہے۔

ہوائی اڈہ پولیس کی غیر قانونی ریت کی نقل وحمل کے خلاف کاروائی

تقریباً 40.25 لاکھ روپے کا سامان سمیت ہائیوا ٹپر ضبط

ناندیڑ، 22 اگست: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی رہنمائی میں پولیس اسٹیشن ہوائی اڈہ کی ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے بغیر اجازت ریت کی نقل وحمل کرنے والا ایک ہائیوا ٹپر ضبط کیا ہے۔ 21 اگست 2026 کو پولیس اسٹیشن ہوائی اڈہ کے انچارج افسر کو خفیہ اطلاع ملی کہ ناندیڑ کے گوونداگر روڈ پر ایک ہائیوا کے ذریعے غیر قانونی طور پر ریت کی نقل وحمل کی جا رہی ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے گوونداگر روڈ پر ناکہ بندی کرتے ہوئے MH-26-BE-7105 نمبر کے ہائیوا ٹپر کو روک کر تلاشی لی۔ گاڑی کی جانچ کے دوران معلوم ہوا کہ بغیر کسی قانونی اجازت نامے کے ریت کی نقل وحمل کی جا رہی تھی۔ کارروائی کے دوران تقریباً 5 براس ریت، جس کی مالیت 25 ہزار روپے ہے، اور ہائیوا ٹپر، جس کی مالیت تقریباً 40 لاکھ روپے ہے، ضبط کیا گیا۔ ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت تقریباً 40 لاکھ 25 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں ڈرائیور مادھو سمبھاجی سوریہ ونشی، عمر 40 سال، ساکن ییلی، تعلقہ لوہا، ضلع ناندیڑ، کے خلاف پولیس اسٹیشن ہوائی اڈہ میں جرم نمبر 2026/398 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 303(2) اور مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ 1966 کی دفعہ 48(7) اور 48(8) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مزید تفتیش پولیس اسٹیشن ہوائی اڈہ کی جانب سے کی جا رہی ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کے احکامات پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو، سب ڈویژنل پولیس افسر رامیشور ویجنے کی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر رام داس شینڈگے، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر راشٹرپال لوکھنڈے، پولیس سب انسپکٹر گیانیشور مٹواڑ، پولیس ہیڈ کانسٹیبل دھیرج کومل وار اور راجانند کامبلے نے انجام دی۔ تمام افسران و اہلکار پولیس اسٹیشن ہوائی اڈہ میں تعینات ہیں۔ ناندیڑ ضلع پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اگر کسی بھی مقام پر غیر قانونی طور پر معدنیات کی نقل وحمل، ذخیرہ اندوزی یا غیر قانونی کھدائی کا معاملہ نظر آئے تو فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا پولیس کنٹرول روم کو اطلاع دیں۔ ایسے غیر قانونی کاموں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

غیر مجاز تجاوزات کے باعث بسمت کے کونسلر نااہل قرار

بسمت (ہنگولی) 22/اگست: ایک اہم انتظامی اور قانونی فیصلے میں ہنگولی کے ضلع کلکٹر جناب راہل گپتا (آئی اے ایس) نے بسمت میونسپل کونسل کے وارڈ نمبر 6 (ب) کے کونسلر شیخ حبیب شیخ بشیر کو کونسلر کے عہدے سے فوری طور پر نااہل قرار دینے کا حکم جاری کیا ہے۔ مہاراشٹر میونسپل کونسل ایکٹ کی دفعہ 44(1)(ای) کے تحت جاری کیے گئے اس حکم کے بعد کونسلر کی نشست باضابطہ طور پر خالی قرار دی گئی ہے۔ میونسپل کونسل کی املاک پر مبینہ غیر قانونی تجاوزات اور غیر مجاز تعمیرات کے الزامات کے سلسلے میں دائر درخواست پر تفصیلی سماعت کے بعد یہ کارروائی کی گئی۔ میونسپل کونسل کے ریکارڈ، ریویژن رجسٹر اور موقع معائنہ کی رپورٹس کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ضلع کلکٹر نے قرار دیا کہ الزامات ثابت ہو چکے ہیں اور کونسلر کو نااہل قرار دینے کے لیے مضبوط قانونی بنیاد موجود ہے۔ درخواست گزار کی جانب سے ایڈووکیٹ مصعب خان نے قانونی دلائل پیش کرتے ہوئے اہم شواہد عدالت کے سامنے رکھے۔ اس قانونی کارروائی میں ایڈووکیٹ ساحل کشور ساتپوتے اور ایڈووکیٹ عبدالستار شیخ ساجد احمد نے بھی تعاون کیا۔ ضلع کلکٹر کے اس فیصلے کو بسمت میونسپل کونسل کی سیاست اور انتظامی معاملات میں ایک اہم فیصلہ قرار دیا جارہا ہے۔

ہندوستان اور برطانیہ نے دفاعی صنعتی تعاون کا جائزہ لیا

نئی دہلی۔ 22/اگست۔ ایم این این۔ ہندوستان اور برطانیہ نے جمعہ کو ہندوستان-برطانیہ ویژن 2035 اور 10 سالہ دفاعی صنعتی روڈ میپ کے ذریعے تحقیق اور ترقی پر زور دینے کے ساتھ جاری دفاعی صنعتی تعاون کا جائزہ لیا۔ 25 ویں ہند-برطانیہ دفاعی مشاورتی گروپ کی میٹنگ نئی دہلی میں وزیر دفاع راجیش کمار سنگھ اور برطانیہ کے مستقل انڈر سکریٹری برائے دفاع جیریمی پوکلنگٹن کے درمیان منعقد ہوئی۔ ایک بیان میں، وزارت دفاع نے کہا کہ دونوں فریقوں نے مشترکہ مشقوں، تربیت اور صلاحیت کی تعمیر کے ذریعے ہندوستان اور برطانیہ کی مسلح افواج کے درمیان دوطرفہ تبادلوں کو بڑھانے پر اتفاق کیا۔ انہوں نے ہند-بحرالکاہل میں مضبوط بحری سلامتی کے تعاون کو بھی تسلیم کیا، جس میں انڈو پیسفک اوشینز انیشیٹو کے تحت علاقائی میری ٹائم سیکورٹی سینٹر آف ایکسیلنس کا قیام بھی شامل ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ سیکرٹریز نے علاقائی امن وسلامتی کے امور پر تبادلہ خیال کیا اور باہمی سلامتی اور اسٹریٹجک خودمختاری کے عزم کا اعادہ کیا۔" دونوں فریقوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہندوستان-برطانیہ اسٹریٹجک پارٹنرشپ امن، استحکام، آزادی اور باہمی احترام کی مشترکہ اقدار پر مبنی ہے۔

بدنام زمانہ گینگ کے سرغنوں اور مجرموں کا جیل میں قائم نیٹ ورک تباہ؛

موکوکا کے تحت گرفتار 7 عادی مجرم ریاست کی مختلف مرکزی جیلوں میں منتقل

ناندیڑ، 22 اگست: ناندیڑ شہر میں منظم جرائم کے ذریعے عام شہریوں میں خوف وہراس پیدا کرنے، گینگ وار کے نتیجے میں پرتشدد واقعات، جبری وصولی، سپاری لے کر قتل اور قتل کی کوشش جیسے سنگین جرائم میں ملوث جرائم پیشہ گروہوں کے خلاف پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن نے سخت قدم اٹھایا ہے۔ ناندیڑ ضلع جیل میں ایک ہی مقام پر بند بدنام زمانہ گینگ کے سرغنوں اور ان کے ساتھیوں کو سیکیورٹی کے پیش نظر ریاست کی مختلف مرکزی اور ضلعی جیلوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ناندیڑ شہر میں مختلف سرگرم جرائم پیشہ گینگ کے ارکان اور سرغنوں کے خلاف قتل، قتل کی کوشش، جبری وصولی، دہشت پھیلانے اور منظم جرائم کی سرگرمیوں کے سلسلے میں مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ (MCOCA/موکوکا) کے تحت سخت کارروائی کی گئی تھی۔ مذکورہ تمام عادی مجرم ناندیڑ ضلع جیل میں ایک ہی جگہ موجود تھے۔ اس وجہ سے قیدیوں کے باہمی تعلقات، جیل کی داخلی سلامتی، انتظامی امور اور شہر کی امن وامان کی صورتحال کے حوالے سے خطرات پیدا ہونے کا خدشہ تھا۔ اسی پس منظر میں ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے محکمہ جیل خانہ جات کے ڈائریکٹوریٹ جنرل کو خصوصی تجویز پیش کی گئی تھی۔ اس تجویز کے مطابق محکمہ داخلہ، جیل واصلاحی خدمات، ڈائریکٹوریٹ جنرل، مہاراشٹر ریاست، پونے کے احکامات اور معزز عدالت کی اجازت کے بعد درج ذیل 7 عادی مجرموں کو مختلف جیلوں میں منتقل کر دیا گیا ہے:

1۔ کیلاش جگدیش بیگامیا۔ 2۔ انیل عرف پنجابی سریش پوار۔ 3۔ سائی سنگھ عرف لالا دیپک سنگھ گیرنہوار۔ 4۔ ایشور سنگھ جینت سنگھ گیرنی والے۔ 5۔ سریندر سنگھ عرف سورج جگت سنگھ گاڑی والے۔ 6۔ آشوپاٹل عرف کملیش بالاجی لمباپورے۔ 7۔ مرزا اشبر بیگ مرزا غفار بیگ

پولیس انتظامیہ کی جانب سے واضح کیا گیا ہے کہ ناندیڑ ضلع اور شہر کے علاقوں میں جرائم پیشہ سرگرمیوں میں ملوث، غیر قانونی اسلحہ رکھنے یا شہریوں میں خوف وہراس پیدا کرنے والے کسی بھی جرائم پیشہ گروہ کے ساتھ کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ نے انتباہ دیا ہے کہ شہر میں امن وامان اور شہریوں کی سلامتی برقرار رکھنے کے لیے پولیس انتظامیہ کی جانب سے تمام ضروری سخت قانونی اقدامات مسلسل جاری رکھے جائیں گے۔

راہل گاندھی کے پروگرام میں رکاوٹ ڈالنے کی بی جے پی کی کوشش

حکومت کی حمایت کے بغیر اے بی وی پی کی غنڈہ گردی ممکن نہیں

ممبئی: راہل گاندھی کے 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے سلسلے میں سی او ای پی میں طالبات نے اپنے اسکالرشپ کے مسئلے پر آواز اٹھائی، لیکن سوال کرنے والی طالبات کی بات سننے کے بجائے ان پر دباؤ ڈال کر دھمکیاں دی گئیں۔ یہ اے بی وی پی کی غنڈہ گردی ہے اور طلبہ کی آواز دبانے والی اے بی وی پی کی اس غنڈہ گردی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بی جے پی حکومت کی اے بی وی پی کے غنڈوں کو حمایت حاصل نہ ہوتی تو ان میں یہ جرات نہیں ہوتی۔ یہ بات ممبئی کانگریس کے ترجمان سریش چندر راج ہنس نے کہی۔ پونے میں پیش آنے والے پُرتشدد واقعے پر بات کرتے ہوئے ممبئی کانگریس کے ترجمان راج ہنس نے کہا کہ پونے کے واقعے میں این ایس یو آئی کی طالبات اور کارکنوں نے خوف زدہ طالبات کا ساتھ دینے کی کوشش کی تو پونے یوتھ کانگریس کے کارکنان آنند دوبے اور ریحان بابوڈے کے ساتھ مار پیٹ کی گئی۔ یہ انتہائی سنگین اور قابل مذمت واقعہ ہے۔ اے بی وی پی کے نام پر طلبہ کے ساتھ کی جانے والی یہ داداگیری اور غنڈہ گردی کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی۔ اگر بی جے پی حکومت طلبہ کے سوالات کا جواب نہیں دے سکتی تو کیا ان کی آواز دبانے کے لیے تشدد کا راستہ اختیار کیا جائے گا؟ سریش راج ہنس نے کہا کہ لوک سبھا کے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے 'چھاتروں کی گونج' پروگرام میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے برسراقتدار بی جے پی کی جانب سے یہ غنڈہ گردی کی گئی۔ پولیس سیاسی دباؤ میں کام کرنے کے بجائے غیر جانب دارانہ تحقیقات کرے اور قصورواروں کے خلاف کارروائی کرے۔ راہل گاندھی پونے میں ہزاروں طالبات سے خطاب کرنے والے ہیں، ایسے میں طلبہ کی آواز دبانے کی کوشش ہونا جمہوریت کے لیے تشویش کی بات ہے۔ اس پروگرام میں طلبہ شرکت نہ کریں، اس لیے انہیں خوف زدہ کر کے خاموش کرانے کی بی جے پی کی یہ بزدلانہ کوشش ہے، لیکن ساوتری کی بیٹیاں بی جے پی کی سازش کا شکار نہیں ہوں گی۔

ہر نومولود بچے کو ملے گی سونے کی انگوٹھی،

وزیر اعلیٰ وجے حکومت کا بڑا فیصلہ

چنئی: تمل ناڈو کی وجے حکومت نے نومولود بچوں کے لیے ایک منفرد فلاحی اسکیم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت سرکاری اسپتالوں میں پیدا ہونے والے ہر اہل نومولود بچے کو ایک گرام سونے کی انگوٹھی تحفے میں دی جائے گی۔ اس اسکیم کا نام 'تھائی مامن تھنگا موتھیرم' رکھا گیا ہے۔ حکومت نے اس اسکیم کے لیے بڑی تعداد میں سونے کی انگوٹھیوں کی تیاری کا عمل شروع کر دیا ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق پہلے مرحلے میں 499,28,1 سونے کی انگوٹھیوں کا آرڈر دیا گیا ہے۔ ان انگوٹھیوں کی سپلائی کے لیے معروف جیولری کمپنیوں کو ذمہ داری دی گئی ہے، جن میں جوی آلکاس اور کلیان جیولرز شامل ہیں۔

15 ستمبر سے آغاز: اس اسکیم کا باقاعدہ آغاز 15 ستمبر 2026 کو کیا جائے گا۔ یہ تاریخ تمل ناڈو کے سابق وزیر اعلیٰ اور ریاست کے اہم سیاسی رہنما سی این انادورائی کی یوم پیدائش کے موقع پر مقرر کی گئی ہے۔ تاہم، اسکیم کا فائدہ 22 جون 2026 سے سرکاری اسپتالوں میں پیدا ہونے والے اہل بچوں کو بھی دیا جائے گا۔ اس اسکیم کے لیے ریاستی حکومت نے سالانہ تقریباً 83.755 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا ہے۔ منصوبے کے تحت ہر سال تقریباً 4 لاکھ 41 ہزار 667 نومولود بچوں کو ایک گرام سونے کی انگوٹھی فراہم کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔

صرف سرکاری اسپتالوں میں پیدا ہونے والے بچے اہل

حکومت کا کہنا ہے کہ اس اسکیم کا مقصد سرکاری اسپتالوں میں زچگی کی حوصلہ افزائی کرنا، سرکاری صحت خدمات پر عوام کا اعتماد مضبوط کرنا اور ماں اور بچے کی صحت کو فروغ دینا ہے۔ اس اسکیم کے تحت بنیادی شرط یہ ہے کہ بچے کی پیدائش سرکاری اسپتال میں ہوئی ہو۔

تمل ثقافت سے جڑی ہے اسکیم: یہ اسکیم تمل ثقافت کی 'تھائی مامن سیر' روایت سے متاثر ہے، جس میں نومولود بچے کی پیدائش پر ماموں کی جانب سے سونے سمیت مختلف تحائف دیے جاتے ہیں۔ حکومت نے اسی روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے خود کو بچے کے 'تھائی مامن' یعنی ماموں کے کردار میں پیش کرتے ہوئے سونے کی انگوٹھی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد تمل ناڈو کی یہ اسکیم ملک بھر میں توجہ کا مرکز بن گئی ہے۔

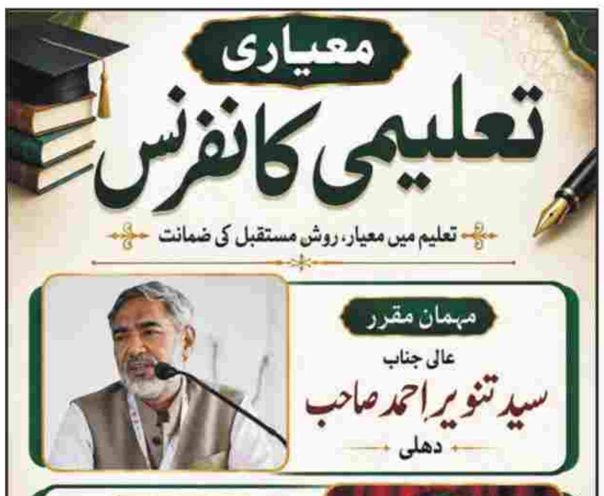

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف نانڈیڑ کی عدالت میں ہوگی